احسان ۱۳۴۷ ہش

جون 1968ء

کتاب عظیم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال تربیتی کلاس کی طرف ازراہ شفقت خاص توجہ فرمائی۔ ایک طالب علم کو انعام کے طور پر تفسیر صغیر عطا کرتے ہوئے حضور نے قرآن مجید کے متعلق یہ زریں ہدایت رقم فرمائی۔

سب عزتیں اس کتاب عظیم سے ہی ملتی ہیں

3.6.68

خلیفۃ المسیح الثالث

"سب عزتیں اس کتاب عظیم سے ہی ملتی ہیں"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مدیر عطاء المجیب راشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ـــــــ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

اِسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

ـــــ المصلح الموعودؓ ـــــ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۴ — شمارہ ۸

احسان ۱۳۴۷ ہش — جون ۱۹۶۸ء

ـــــ مدیر ـــــ

عطاء المجیب راشد

ـــــ نائبین ـــــ

صاحبزادہ منصور احمد خان

امین اللہ خاں سالک ـــــ منصور احمد عمر

سالانہ چندہ چھ روپے ❁ قیمت فی پرچہ ساٹھ پیسے

(محمد شفیق قیصر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دار الصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

ترتیب

اداریہ

اس امتحاں کے بعد

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

ہم میں سے کئی خدام میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس شمارہ کی اشاعت کے وقت مزید کئی خدام ایف۔ اے اور ایف۔ ایس سی کے امتحانات کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ اور پھر چند دنوں کے بعد بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے طلبہ اپنی تعلیمی کاوشوں کو نتائج کے لئے پیش کر رہے ہوں گے۔

ـــ ان امتحانوں کے بعد کیا کرنا چاہیئے؟ فکر و نظر رکھنے والے طلبہ کے ذہنوں میں یہ سوال لابدی طور پر پیدا ہوگا۔ ہو سکتا ہے آپ نے کوئی دنیوی پروگرام مرتب کر لیا ہو ـــ مگر دُنیا، اس کی نجارتوں اور اس کے پروگراموں کی حقیقت کیا ہے؟۔ ہمیں یقیناً وہ راہِ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ جو حقیقتاً فائدہ مند ہو۔ اور سب سے زیادہ نفع رساں۔

ہم مسلمان ہیں۔ ہم کسی لمحہ اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتے۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (التوبہ آیت ۱۱۱) یعنی ”اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔“

دائمی مسرتوں سے ہمکنار ہونے کا یہی طریق ہے کہ ہم ہر خداداد استطاعت کو خدا ہی کی راہ میں بروئے کار لائیں۔ حق یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ زندگی خدا تعالیٰ ہی کی راہ میں پیش کریں۔ یہ بے حقیقت واہمہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان پیش کرنے سے نقصان ہوگا۔ درحقیقت خدا کی راہ میں جان کی قربانی حسناتِ دارین کے حصول کا ذریعہ ہے۔

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

”اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا۔ بلکہ یاد رکھو وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ جب اس طرح مال خرچ کرو گے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں بالکل حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔“ (الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

وقفِ زندگی ایک عجیب متاع ہے۔ یہ ایک لعلِ بے بدل ہے۔ آج اسلام کو ہماری زندگیوں کی ضرورت ہے۔ آج عیسائی کروڑوں ڈالر اور لاکھوں نفوس اس امر پر قربان کر رہے ہیں کہ مطہر و محفوظ دستورِ جہاں۔ قرآن مجید کی بجائے ایک محرّف و مبدّل کتاب۔ بائبل۔ بزمِ انسانیت کا لائحہ عمل بن جائے۔ عیسائی اپنی "علمی"، "تہذیبی"، "ثقافتی" اور "فلاحی" سرگرمیوں میں اسلئے پیش پیش ہیں کہ پیغمبرِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے دنیا ناآشنا ہے اور اسرائیلی نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا خدا کے طور پر تفوّق و تسلّط ہو۔

انسانی بہبود کا تقاضا ہے کہ ہم حقائق کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے دنیا کو روشناس کرائیں۔ وقفِ زندگی کی ضرورت کے متعلق حضرت مسیح زماں علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کرکے دکھانے والے ہوں..... تبلیغ اسلام کے واسطے ایسے آدمیوں کے دورہ کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کردیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعتِ اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے تعلق کا تقاضا کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں خود اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس لذّت سے حظّ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مرکے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جائے۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

اسلام کو اس وقت لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔" (الفضل ۲۸ اگست ۱۹۵۹ء)

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہر خاندان میں سے کسی نہ کسی فرد کی زندگی وقف ہونی چاہیئے۔

"...... مَیں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں۔ کہ جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ دینا لازم کرتا ہے۔ اسی طرح ہر احمدی خاندان اپنے لئے لازم کرے۔ کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کرے گا۔" (فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

ان فرمودات اور ان ارشادات میں ہمارے لئے دین و دُنیا کا حقیقی مفاد پنہاں ہے۔ یہ ہدایات ہماری انفرادی اور اجتماعی ترقی کی ضمانت ہیں۔ ان فرمودات سے ہماری راہِ عمل متعیّن ہوجاتی ہے۔ ہمارے لئے اپنے مستقبل کا فیصلہ آسان

(باقی بر صفحہ ۹)

معارف القرآن

عدل اور عفو کی اسلامی تعلیم

جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (الشوریٰ ۴۱)

ترجمہ:- بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے۔ اور جو معاف کرے اور اصلاح کو مدِ نظر رکھے۔ تو اس کو بدلہ دینا اللہ کے ذمہ ہوتا ہے۔

تفسیر:- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے۔ بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا پس مجرم کے حق میں اور نیز عامہ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے۔ بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے توبہ کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو۔ بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو۔ کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو۔ افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ دادوں پردادوں کے کینوں کو یاد رکھتے ہیں۔ ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگذر کی عادت کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس عادت کے افراط سے دیوثی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور ایسے قابلِ شرم حلم اور عفو اور درگذر ان سے صادر ہوتے ہیں۔ جو سراسر حمیّت اور غیرت اور عفّت کے برخلاف ہوتے ہیں۔ بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہیں اور ایسے عفو اور درگذر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اُٹھتے ہیں۔ انہیں خرابیوں کے لحاظ سے قرآن کریم میں ہر ایک خُلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی ہے۔ کہ ایسے خلق کو منظور نہیں رکھا جو بے محل صادر ہو۔ یاد رہے کہ مجرد عفو کو خُلق نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک طبعی قوت ہے جو بچوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بچہ کو جسکے ہاتھ سے چوٹ لگ جائے خواہ شرارت سے ہی لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس قصہ کو بھلا دیتا ہے اور پھر اس کے پاس محبت سے جاتا ہے اور اگر ایسے شخص نے اسکے قتل کا بھی ارادہ کیا ہے تب بھی میٹھی بات پر خوش ہو جاتا ہے۔ پس ایسا عفو کسی طرح خُلق میں داخل نہیں ہوگا۔ خُلق میں اسی صورت میں داخل ہوگا جب ہم اسکو محل اور موقع پر استعمال کرینگے ورنہ صرف ایک طبعی قوت ہوگی۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۷-۳۸)

درسِ حدیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ اخلاق کے حامل تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّ لَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ بدخلق تھے نہ بدگو۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں بہتر وہی ہیں جو تم سے اخلاق میں افضل ہوں۔

تشریح:۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ اللہ! کیا پاک وجود تھا۔ آپ احسن اخلاق برتتے۔ تب لوگوں کو نصیحت کرتے۔ آپ بدکلامی سے بچتے۔ تب دوسروں کو بھی اس سے بچنے کے لئے حکم دیتے۔ اور یہی وہ کمال ہے۔ کہ جس کے حاصل ہونے کے بعد انسان کامل ہو سکتا ہے۔ اور اس کی زبان میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ اب لوگ چلا چلا کر مر جاتے ہیں۔ کوئی سنتا ہی نہیں نہ اس کے کلام میں اثر ہوتا ہے نہ کوشش میں برکت۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ خود عامل نہیں ہوتے۔ لوگوں کو کہتے ہیں۔ مگر رسول کریم خود عامل ہو کر لوگوں کو تبلیغ کرتے۔ جس کی وجہ سے آپ کے کلام میں وہ تاثیر تھی۔ کہ تیئیس سال میں لاکھوں آدمیوں کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیا۔ ....

دُنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو عُسر میں نہایت بدخلق ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو یُسر میں چڑچڑے بن جاتے ہیں۔ رسول کریم پر یہ دونوں حالتیں اپنے کمال کے ساتھ وارد ہوئی ہیں اور دونوں حالتوں میں آپ کے اخلاق کا اعلیٰ رہنا ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جو تکلیفیں اور دکھ آپ کو پہنچے ہیں۔ وہ اور کونسا انسان ہے جسے پہنچے ہوں۔ ...... لیکن ان واقعات کی بناء پر بھی عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا۔ آپ نہ بدخلق تھے نہ بدگو تھے ....

خوشی کی گھڑیاں بھی آپ نے دیکھی ہیں۔ آپ خدا کے رسولؐ اور اسکے پیارے تھے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ناکام دنیا سے اٹھا لیتا۔ وفات سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ نے آپ کو دشمنوں پر غلبہ دے دیا...... مگر باوجود ان فاتحانہ نظاروں کے ان ایام ترقی کی ان ساعات بہجت و فرحت کے عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں۔ "لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ بداخلاق تھے نہ بدگو۔"

(سیرۃ خیر الرسل صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۶)

تبرکات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اپنے دل پر کھینچو

(از سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"پس تم اپنی زندگی میں وہ اعمال بجالاؤ جن کا نمونہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے سامنے رکھا ہے۔ تمہارے لئے نجات کا سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ تم اپنے دل پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچو۔ اور اپنے آپ کو انہی جیسا بنانے کی کوشش کرو اور تمہارے لئے تو اس زمانہ میں اور بھی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ وہ تصویر جو مٹ چکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے اس کو دوبارہ روشن کر دیا ہے ....

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیادہ سے زیادہ شکل جو ممکن ہے خدا سے ملتی ہے۔ پس جب ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اپنے دل پر کھینچنے کی کوشش کریں گے۔ تو چونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصویر خدا کی تصویر ہے اس لئے خدا کی تصویر ہمارے اندر آجائے گی۔ اور جب خدا کی تصویر ہمارے اندر آجائیگی تو ہمارے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ ہمارے سامنے کوئی ٹھوکر کا مقام نہیں آئے گا۔ ہماری امیدیں آپ ہی آپ حاصل ہو جائیں گی۔ خطرات آپ ہی آپ دُور ہو جائیں گے۔ کیونکہ خدا ان سب باتوں سے مستغنی ہے۔ اُسے نہ کوئی خطرہ پیش آسکتا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی ارادہ پورا ہونے سے رہ سکتا ہے۔ اسی لئے مومنوں کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جنت میں وہ جو چاہیں گے انہیں حاصل ہو جائے گا۔ اس کا مفہوم یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہونے اور اس کی تصویر اپنے دل پر کھینچ لینے کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں وُہی خواہش پیدا ہو گی جو پوری ہونے والی ہو گی"

(اسوۂ حسنہ صفحہ ۱۳۴ تا صفحہ ۱۳۸)

"کام وہ کر جسے کر کے تو پشیمان نہ ہو"

(حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہائے وہ سر جو رہِ یار میں قربان نہ ہو
وائے وہ سینہ کہ جو عشق میں بریان نہ ہو

ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو ربِّ ارباب
کوئی مشکل نہیں دُنیا میں کہ آسان نہ ہو

واعظا شرم سے مر جانے کی جا ہے صد حیف!
لب پہ قرآں ہو مگر سینہ میں قرآن نہ ہو

نسلِ آدم ہے تو ابلیس کے پیچھے مت جا
بندہ رحمان کا بن بندۂ شیطان نہ ہو

رحم کر ظلم نہ ڈھا آہِ غریباں سے ڈر
کام وہ کر جسے کر کے تو پشیمان نہ ہو

غیر ممکن ہے کٹے راہِ طریقت جب تک
جامِ اعمال نہ ہو بادۂ ایمان نہ ہو

ہُوں گنہ گار وَلے ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض - ترے صدقے مری جان نہ ہو

پاس اک زہر ہے بچ اس سے بشیرِ عاصی
فضل ہو جائے گا اللہ کا پریشان نہ ہو

کراچی میں امریکن واچ ٹاور سوسائٹی کے پادری سے مکالمہ

امریکن واچ ٹاور سوسائٹی کراچی کے پادری پیٹر برجس صاحب "PETER BERGIS" اور ان کی اہلیہ جو پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کراچی میں عیسائیت کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے ایک غیر از جماعت دوست مکرم منیر صاحب اور ان کی بیگم کو تبلیغ شروع کی۔ محترم منیر صاحب نے اس کے رد کے لئے یہ مناسب سمجھا کہ جماعت احمدیہ سے رابطہ قائم کیا جائے چنانچہ انہوں نے محترم نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے پادری صاحب سے مکالمہ کے لئے درخواست کی۔ محترم قائد صاحب نے پادری صاحب سے مکالمہ کے لئے مکرم اسحق صاحب کے مکان واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں جگہ کا تعین کیا۔ اس سے قبل گذشتہ ماہ دو مرتبہ پادری صاحب سے گفتگو ہو چکی تھی۔ اس موقع پر مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی کو بھی مدعو کیا گیا۔ دیگر غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے۔

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ نے پادری صاحب سے خاص طور پر عیسائی معتقدات پر بائیبل سے متعدد سوالات کئے اور قرآن پاک اور بائیبل کی الہامی حیثیت کو تقابلی رنگ میں واضح فرمایا۔ آپ نے مدلل طور پر بتایا کہ "عہد نامہ قدیم" محفوظ نہیں رہا تھا۔ بلکہ عزرا نبی نے اسے اپنے حافظہ سے مرتب کیا۔ تبھی استثناء کے آخر میں حضرت موسیٰ کی وفات کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے اگر یہ حضرت موسیٰ کی تحریر کردہ کتب تھیں۔ تو اس میں خود ان کی وفات کا ذکر کیسے ہو سکتا تھا؟

آپ نے مزید فرمایا۔ کہ "عہد نامہ جدید" کی تشکیل

بقیہ اداریہ

ہو جاتا ہے۔ یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ اس امتحان کے بعد ہمارے لئے زندگی کا آئندہ پروگرام کیا ہونا چاہیئے؟

وقفِ زندگی!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لیکر آگے آئے اور کہے۔ کہ اے امیر المؤمنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

آیئے ہم اپنی زندگی کی علامت کا ثبوت دیں! آیئے۔ ہم یہ زندگی اس زندگی کے بخشنے والے کی راہ میں نچھاور کریں!

تقریباً حضرت مسیح علیہ السلام کے پون صدی بعد شروع ہوئی ۔ اور اس میں متعدد متضاد باتیں ہیں ۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ امر ہے ۔ کہ کسی جگہ بھی اس کے الہامی ہونے کا دعویٰ موجود نہیں ہے ۔ اس کے برعکس قرآن پاک کے الہامی ہونے کا دعویٰ موجود ہے ۔ اور اس میں ایسی غیبی باتیں ہیں جو آج ظاہر ہو کر اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہیں ۔ چنانچہ فرعون کے بچنے کا واقعہ اپنی نوعیت کا عجیب واقعہ ہے ۔ جس کا بائبل وغیرہ میں ذکر نہیں مگر آج انکشافات جدیدہ نے اس کی صداقت ثابت کر دی ہے ۔

اس ضمن میں محترم مولانا صاحب نے قرآنی تعلیمات کی برتری کو بھی واضح کیا ۔ پادری صاحب بائیبل کے متعلق ان واضح حقائق میں سے کسی ایک کی بھی تردید نہ کر سکے ۔ اس پر انہوں نے قرآن کریم کی تدوین پر بعض سوالات کئے ۔ جن کے تشفی بخش جواب دیئے گئے سامعین نے بھی پادری صاحب کو مجبور کیا کہ وہ ان تمام امور کا جواب دیں ۔ مگر انہوں نے خاموشی ہی میں عافیت محسوس کی ۔ اور بالآخر پادری صاحب نے مزید گفتگو جاری رکھنے سے انکار کر دیا ۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ باہمی لٹریچر کے مطالعہ کے ذریعہ معلومات حاصل کی جائیں ۔ لیکن پادری صاحب نے اس سے بھی انکار کر دیا ۔ مکالمہ ۲½ گھنٹے تک جاری رہا ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس مکالمہ کا غیر از جماعت سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا ۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے عیسائیت کے متعلق پیش کردہ علم کلام سے بہت متاثر ہوئے ۔

(مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری ۔ نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی)

ہائی بلڈ پریشر

(خون کا بڑھا ہوا دباؤ)

۔۔۔ حکیم آفتاب احمد قریشی ایم ۔ اے ۔۔۔

کوئٹہ کے ایک مریض مطب میں آئے ۔ مریض کو سر درد ، نیند نہ آنا ، دل دھڑکنا ، سانس پھولنا ۔ وغیرہ شکایات لاحق تھیں ۔ گردہ کی خرابی کی بھی شکایت تھی ۔ مریض کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا تھا ۔ مریض کے لئے حسب ذیل نسخہ تجویز کیا گیا ۔ صبح و شام سفوف مفرح ۲ رتی ۔ خمیرہ صدف مروارید چھ ماشہ کھائیں ۔ بعد از غذا حجر الیہود دو رتی جوارش زرعونی چھ ماشہ کھائیں ۔ سہ پہر و بوقت خواب دوائے عجیب دو عدد کھائیں ۔ مریض نے پندرہ روز دوائیں استعمال کیں ۔ مگر معتدبہ فائدہ نہ ہوا ۔ کچھ عرصہ بعد مریض دوبارہ آئے ۔ تو حسب ذیل دوائیں تجویز کی گئیں ۔ صبح و شام ۔ سفوف مفرح دو رتی خمیرہ صدف مروارید چھ ماشہ کھائیں ۔ بعد از غذا حب گردہ ۲ عدد کھائیں سہ پہر و بوقت خواب دوائے عجیب دو عدد کھائیں ۔ مریض نے یہ نسخہ چند روز استعمال کیا تھا کہ حیرت انگیز فائدہ ہوا ۔ خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) معمول پر آ گیا ۔ دیگر عوارض سے بھی نجات حاصل ہو گئی ۔ خون کا دباؤ موجودہ دور کا عام مرض ہے ۔ ہر کوئی اس مرض کا شکار ہے اس مرض میں یونانی علاج موثر ہے بعض اوقات گردہ کی خرابی سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اس صورت میں گردہ کا علاج کرنا چاہیئے ۔ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ میں خون کی رگوں (عروق دمویہ) کی طبعی لچک نہیں رہتی ۔

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

محترم سیّد ابوالحسن صاحب قُدسی

عشقِ جنُوں انگیز

(حضرت سیّد عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ آف کابل کے لختِ جگر کا کلام)

بیاباں پُرخطر نایاب رہبر دُور منزلہا
وَلے آساں کند عشقِ جنوں انگیز مشکلہا

نمی سازی چرا با شورشِ دریائے طوفاں خیز
بود از گوہرِ یکتا تہی دامانِ ساحلہا

دلش پُرخوں نشد تا غنچہ کے خندید در گلشن
پس از خونِ جگر خوردن شود وا عُقدۂ دِلہا

جُدا گردید قیس از کاروان و بہرِ تسکینش
نسیمِ عنبر افشاں مے وزد از سُوئے محملہا

برافگن پردہ از رُخ تا جہاں یکسر شود روشن
بہر سُو داستانِ حسنِ تو آراست محفلہا

پذیرد زنگِ غفلت فطرتِ روشن چرا قدسیؔ
ندارد عشرتِ دُنیا بجز اندوہ حاصلہا

ایک منادی ۔ ایک صدا

(مکرم جناب نسیم سیفی صاحب ۔ نائب وکیل التبشیر سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

جی سے گذر کر جان لُٹا کر دونوں عالم پائینگے
تجھ سے محبّت کر کے ہم بھی دیوانے کہلائینگے

راہ کٹھن، پاؤں میں چھالے، ہر اک سمت اندھیارا ہے
جانے وہ کس کس کو اپنی منزل پر پہنچائینگے

غم کی کرنیں پھوٹ کے نکلیں سارے جگ میں پھیل گئیں
راحت کے جو دلدادہ ہیں وہ آخر پچھتائینگے

ان کی یادوں میں کھو جائیں کھو کر اپنا نام کریں
ان کو جتنا ڈھونڈینگے ہم اتنا خود کو پائینگے

شب کی ظلمت چاک ہوئی اور سارے ڈوب چلے
وہ مشرق کے طُور سے شاید اک بجلی لہرائینگے

اپنا تو بس کام یہی ہے ایک منادی ایک صدا
جن کو آنا ہے وہ ان کو خود چن چن کر لائینگے

بُھول احساسِ سُود و زیاں سے دل ہے نسیمؔ افسردہ کیوں
اک دن وہ بھی آئے گا یہ پانسے پلٹے جائینگے

احمد نگر (مشرقی پاکستان) کی سیر

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال)

(رسالہ خالد کی اشاعت ماہ اپریل ۱۹۶۸ء میں "سندربن کی سیر" کے عنوان سے ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ حسب ذیل اشعار اسی کے تسلسل میں ہیں)

بھارت نگر سے رخصت ہو کر احمد کی اک نگری دیکھی
جس نگری میں ہم نے میرِ صوبہ[1] کی اک باڑی[2] دیکھی
نیز نگر کے ہر ذرّے میں روحِ استقبالی دیکھی
پوربو پاکستان میں ہم نے دنیا ایک نرالی دیکھی

اس نگری میں آکر ہم نے دو روحانی پھل بھی کھائے
یعنی اللہ کے دو بندے مہدی کی آغوش میں آئے
دینِ محمد کے گلشن کی خوب یہاں رکھوالی دیکھی
پوربو پاکستان میں ہم نے دنیا ایک نرالی دیکھی

ایک طرف جب نظر اٹھی تو سب سے اونچی چوٹی[3] دیکھی
جس کے سر پر اور شانوں پہ چاندی کی سی برف پڑی تھی
یوں گھونگٹ میں گویا ہم نے شہزادی نیپالی دیکھی
پوربو پاکستان میں ہم نے دنیا ایک نرالی دیکھی

اک ندی پر جا کر ہم نے پکنک کا سا رنگ جمایا
پے در پے اشنان کئے اور تیراکی کا لطف اٹھایا
اس نگری میں گوروٗ[4] تو اجب سندر پانی والی دیکھی
پوربو پاکستان میں ہم نے دنیا ایک نرالی دیکھی

---

[1] مکرم مولوی محمد صاحب امیر صوبائی۔ [2] مکان۔ [3] مونٹ ایورسٹ۔ [4] ندی کا نام۔

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب۔ بشیر آباد۔ کراچی

سائنس - خدا نما

اب تو خیر یہ خیال عام طور پر لوگوں کے دلوں سے نکلتا جا رہا ہے کہ سائنسی تعلیم الحاد و دہریت کی طرف لے جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی ایک بڑی تعداد لوگوں کی ایسی ہے۔ جو سائنسی تعلیم کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی۔ اور ایسے لوگوں میں بدقسمتی سے کم پڑھے لکھے احباب کی تعداد خاصی ہے۔ جو دیہاتی لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے بدظن کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سائنس الحاد و دہریت کی طرف نہیں لے جاتی، بلکہ خدا تعالیٰ کے وجود کا بڑی شدت سے احساس دلاتی ہے اور پکار پکار کر کہتی ہے کہ اس عالمِ کون و مکان کا ایک با ارادہ طاقتور اور زیرک خالق موجود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسی ہستی کا نام خدا تعالےٰ ہے۔

سائنس کا کام علوم کو ظاہر کرنا ہے اس میں دنیا کے کاروبار کو جاری رکھنے کے نظام کی باریکیوں اور پیچیدگیوں اور اس کے عوامل و حرکات پر غور و فکر کے نتیجہ میں جو باتیں سامنے آتی ہیں۔ یقیناً اتنی حیران کن ہیں۔ کہ انسان بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ یقیناً کسی ایسی ہستی کا قائم کردہ نظام ہے۔ جو صاحب قدرت و طاقت اور بالارادہ کام کرنے والی ہستی ہے۔

مثال کے لئے میں نظام کائنات کے دو عوامل قارئین کے سامنے رکھتا ہوں۔ پہلی مثال تو پانی کی کثافت (Density) کی ہے۔ پانی میں خالق نے یہ خصوصیت رکھی ہے، کہ جب وہ ۴ درجہ سینٹی گریڈ پہ ہوتا ہے۔ تو یہ اس کی کثیف ترین حالت ہوتی ہے، یعنی اس درجۂ حرارت پر اس کی کثافت سب سے زیادہ ہوتی ہے جسے (Maximum Density) کہتے ہیں، عام فہم الفاظ میں ہم اس کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ ۴ درجہ سینٹی گریڈ پہ پانی بھاری ترین ہوتا ہے۔ پانی کی یہ خصوصیت ہمیں سائنس بتاتی ہے اور وہ کہتی ہے۔ کہ ۴ درجہ سے پانی کو خواہ گرم کریں یا مزید ٹھنڈا کریں اس کی کثافت کم ہوتی جائے گی۔ یعنی پانی ہلکا ہوتا جائیگا۔

بظاہر یہ بات بڑی معمولی اور غیر اہم نظر آتی ہے۔ اور انسان خیال کرتا ہے۔ کہ اگر پانی میں یہ خاصیت نہ پائی جاتی تو کیا نقصان ہوتا۔ لیکن سائنس جب ہمیں اس کے نتائج سے آگاہ کرتی ہے تو ہماری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں، اور ہمارا خدا تعالےٰ پر یقین اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

آیئے ذرا تفصیل سے اس خصوصیت کے نتائج دیکھیں۔ آپ سمندر کی مثال لیجئے۔ سردی کا موسم آتا ہے تو سمندر کا پانی ٹھنڈا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور

ٹھنڈا پانی چونکہ نسبتاً بھاری ہوتا ہے۔ اس لئے وہ سطح سمندر سے تہہ کی طرف جانا شروع ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ پانی ٹھنڈا ہوتے ہوتے ۴ درجہ سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے، اب اوپر سے نیچے تک تمام پانی ۴ درجہ پر ہے اور مزید ٹھنڈ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ پانی ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اب اوپر کا پانی چونکہ نیچے والے سے ہلکا ہے۔ اس لئے وہ اوپر ہی رہے گا۔ مزید ٹھنڈ اوپر والے پانی کو مزید ٹھنڈا کرتی ہے۔ اور وہ مزید ہلکا بھی ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ صفر درجہ پر پہنچکر وہ برف کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور چونکہ برف بھی نیچے والے پانی سے ہلکی ہے۔ اس لئے اوپر ہی تیرتی ہے۔ اب حالت یہ ہو جاتی ہے۔ کہ اوپر کی سطح کا پانی زیادہ سے زیادہ چند فٹ کی گہرائی تک جم کر برف کا ڈل بن جاتا ہے۔ لیکن نیچے والا پانی نہیں جمتا کیونکہ برف کی تہہ ٹھنڈک کو نیچے جانے سے روکتی ہے برف کے اس ڈل کے نیچے مچھلیاں وغیرہ آزادی سے اپنی زندگی گذارتی ہیں۔ یہاں تک کہ گرمیاں آجاتی ہیں برف پگھلنا شروع ہوتی ہے سارا سمندر پھر پانی کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور موجیں مارنے لگتا ہے۔

لیکن اگر یوں نہ ہوتا، اور پانی زیادہ درجۂ حرارت سے کم کی طرف آتے ہوئے چار درجے پر کثیف ترین نہ ہو جاتا۔ بلکہ چار درجے سے مزید کمی پر پانی کی کثافت مزید بڑھتی رہتی اور جب صفر درجے پر برف جمتی تو وہ کثیف ترین ہوتی۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ برف بھاری ہونے کی وجہ سے سمندر کے پانی کی اوپری سطح پر تیرنے کی بجائے تہہ میں جا کر بیٹھ جاتی۔ اوپر برف جمتی جاتی اور نیچے بیٹھتی جاتی حتّٰی کہ سمندر نیچے سے اوپر تک برف بن جاتا۔ اور مچھلیاں اور دوسرے آبی جانور برف میں دب کر مر جاتے۔ جب گرمیاں آتیں تو اوپر کی برف پگھل کر پانی بن جاتی، لیکن پانی چونکہ برف سے ہلکا ہوتا۔ اس لئے نیچے نہ جا سکتا۔ اور نہ اوپر سے گرمی نیچے دور تک اثر کرتی۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ صرف چند فٹ کی گہرائی تک ہی برف پگھل پاتی اور نیچے یونہی جمی رہتی۔ چنانچہ نہ تو سمندر جہاز رانی کے لائق رہتے نہ مچھلیاں مہیا کرتے اور نہ سمندر کی تہہ سے پوشیدہ خزانے نکالے جا سکتے۔ کیونکہ وہاں ہمیشہ کے لئے برف جمی رہتی۔ ذرا سوچئے تو دنیا کتنی بڑی سہولت دولت اور غذا سے محروم ہو جاتی۔

اور بتایئے کہ یہ کام خداوند تعالےٰ جیسی علیم و خبیر ہستی کے علاوہ کون کر سکتا تھا؟

دوسری مثال بھی پانی ہی کی ہے۔ پانی میں ایک خاصیت یہ بھی ہے۔ کہ پانی حرارت سے بھاپ بن کر اُڑ جاتا ہے۔ اور ٹھنڈ سے وہی بھاپ دوبارہ پانی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ سمندروں سے پانی کے بخارات اُڑ کر فضا میں جاتے ہیں۔ جہاں وہ بادل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر جب ان بادلوں کو ٹھنڈ لگتی ہے۔ تو وہ پانی کے قطرے بن کر بارش کی شکل میں برسنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہی بادلوں کا ایک حصہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کی شکل میں جم جاتا ہے یہی برف پگھل کر دریاؤں کو پانی مہیا کرتی ہے۔ اب چشمِ تصوّر سے دیکھئے۔ کہ اگر پانی میں بخارات بننے کی

خاصیت نہ ہو، تو زمین پر نہ بارش ہو اور نہ ہی دریا بہیں۔ زمین خشک، بنجر اور ویران ہو جائے۔ نہ اس پر خوراک اُگے اور نہ پینے کو ہی پانی ملے، اور نہ کوئی جاندار زمین پر رہ سکے۔ دنیا کی حالت کیا ہو؟

خدا تعالیٰ نے جب دنیا کو پیدا کیا۔ تو پانی میں خصوصیت رکھکر کہ وہ چار درجے سینٹی گریڈ پر کثیف ترین ہوتا ہے سمندروں کو انسان کیلئے کار آمد بنا دیا۔ اور یہ خاصیت رکھکر کہ اس کے بخارات بن سکتے ہیں زمین کو آبادی کے قابل بنا دیا۔ ورنہ زمین کی آبادی کسی اور کے بس سے بالکل باہر ہے! ؎

کیا عجب تُو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

بقیہ صـ۱ ہائی بلڈ پریشر

خون کو رگوں سے گذارنے کے لئے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے یہ صورتِ حال دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ دل کمزور ہو جاتا ہے، شراب، چائے، تمباکو کا استعمال، دماغی تفکرات، گردہ اور غدہ نخامیہ کے امراض اس مرض کے اسباب میں داخل ہیں۔

حفظ ما تقدم

عام طور پر موٹے لوگوں کو بلڈ پریشر کا اندیشہ ہوتا ہے ہائی بلڈ پریشر سے بچنے کے لئے بعض تدابیر مفید ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر انسان بلڈ پریشر کی تکلیف کا ہدف ہونے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ غذا ہلکی اور جلد ہضم ہونیوالی کھائیں پھل۔ دودھ سبزیاں زیادہ استعمال کریں۔ شراب۔ تمباکو۔ چائے سے پرہیز کریں قبض نہ ہونے دیں۔ کھلی اور تازہ ہوا میں رہیں۔ ان چھنے آٹے کی روٹی کھائیں۔ خون کے بڑھے ہوئے دباؤ میں ایسی دوائیں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ جو کہ بدن میں خون کے دباؤ کو کم کریں اور نیند آور ہوں۔ دل کو طاقت دیں اور خون کی رگوں کی طبعی لچک کو بحال کریں۔ قبض کو دور کریں اس مرض میں ہر روز اجابت ہونا ضروری ہے۔ خون کے دباؤ کی مخصوص دوا چھوٹی چندن ہے چھوٹی چندن مشہور دیسی دوا ہے اطباء چھوٹی چندن کو ہائی بلڈ پریشر مرگی، جنون، ہسٹیریا وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں یورپ نے بھی چھوٹی چندن کی افادیت کا اعتراف کیا ہے پاکستان کے نامور سائنسدان ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی نے چھوٹی چندن پر ریسرچ کی اور بلڈ پریشر کے لئے مؤثر جزو دریافت کیا۔ سرپاسل چھوٹی چندن کا جوہر ہے۔

اطباء چھوٹی چندن کے جوہر سرپاسل کی بجائے چھوٹی چندن استعمال کرتے ہیں سرپاسل میں تو ایک جوہر ہوتا ہے چھوٹی چندن میں کئی جوہر ہوتے ہیں سرپاسل سے دل کو تکلیف ہوتی ہے مگر چھوٹی چندن کے استعمال سے دل کو تکلیف نہیں ہوتی۔ اس عقدہ کو ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی ریسرچ نے حل کر دیا۔ انہوں نے چھوٹی چندن میں ایک ایسا مؤثر جزو دریافت کیا جو کہ دل کے لئے مفید ہے خون کے دباؤ کا مکمل نسخہ حسب ذیل ہے۔ صبح و شام۔ سفوف مفرح ۲ رتی خمیرہ صدف مروارید چھ ماشہ۔ بعد از غذا۔ جوارش شاہی چھ ماشہ سہ پہر و سوتے وقت دوائے عجیب ۲ دو عدد کھائیں ترپھلہ چھ ماشہ رات ایک پیالی پانی میں بھگو کر صبح چھان کر پئیں صبح سویرے بکری کا دودھ ایک پاؤ لیکر جوش دیں اس میں ٹاٹری دو رتی یا لیموں کا رس ڈالکر پھاڑ لیں چھان کر اس کا پانی پئیں۔ بکری کا دودھ رگوں کی طبعی لچک کو بحال کرتا ہے اور اس طرح بلڈ پریشر میں مفید ہے۔ اس مرض میں غذا پر پرہیز کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔۔

مجلسِ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اور اُسکی اہمیت

حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں

کام کو منظم اور مؤثر طور پر چلانے کے لئے تنظیمی ڈھانچے کی ضرورت اور اہمیت اتنی واضح چیز ہے کہ حقیقت تائیدی الفاظ کی رنگ آمیزی کی محتاج نہیں مجلس خدام الاحمدیہ کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہر فرد کا خدا تعالیٰ سے مضبوط ذاتی تعلق استوار ہو جائے۔ اور ہر نوجوان حزب اللہ میں داخل ہو کر خدائے ذوالجلال کی تائیداتِ خصوصی کا مستحق بن جائے لیکن انفرادی اصلاح کے اس عظیم مقصد کو وسیع بنیادوں پر حاصل کرنے کے لئے اجتماعی کوشش کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی غرض کے لئے تنظیم قائم کی گئی ہے اس عمدہ اثر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے "قومی دباؤ" کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ حضورؓ اس کے افادی پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعتی دباؤ کے ماتحت بہت سے لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جماعتی دباؤ ایک بہت بڑا حربہ ہے۔ تمام غیر احمدیوں سے کئی دفعہ سنتے ہو۔ کہ احمدیت تو سچی ہے۔ لیکن رشتہ دار نہیں چھوڑے جا سکتے۔ اور رشتہ داروں کی مخالفت برداشت نہیں ہو سکتی۔ پس اگر قومی دباؤ جھوٹ کی تائید میں ہوگا۔ تو جھوٹ پھیلے گا۔ اگر قومی دباؤ سچ کی تائید میں ہوگا۔ تو سچ پھیلے گا۔ اور لوگوں کو امن ملے گا۔ کیونکہ سچ سے ہمیشہ دنیا میں امن قائم ہوتا ہے۔ تم اس قومی دباؤ سے فائدہ اٹھاؤ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴/۲/۴۵ مطبوعہ الفضل ۲/۳/۴۵ ص ۲۱)

ایک اور مقام پر حضورؓ نے فرمایا:۔

"بعض چیزیں اخلاص سے نہیں بلکہ نظام سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جب تک نظام کی پابندی نہ ہو اس وقت تک کامیابی نہیں ہوتی۔" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۶ء)

چنانچہ ہمارے دین اسلام نے اسی افادیت کے پیش نظر "تنظیم" پر بھی زور دیا ہے اپنے عظیم مقاصد کی اہمیت کے اعتبار سے اس تنظیم میں ہر احمدی نوجوان کی شمولیت لازمی ہونی چاہیے تھی۔ چنانچہ حضورؓ نے اس پہلو کو بھی متعدد خطبات و تقاریر میں اچھی طرح واضح فرمایا۔ بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ "خدام الاحمدیہ سے استعفے کا مطلب

ہے۔ احمدیت سے استعفیٰ" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۵ء) حضورؓ نے تمام جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم کر کے ہر نوجوان کو اس میں لازمی طور پر شامل ہونے کی ہدایت فرمائی :۔

"کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر ۱۵ سال سے اوپر اور ۴۰ سال سے کم ہے تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہوگا"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء مطبوعہ الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ء)

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

"دوستوں کو معلوم ہے کہ میں نے جماعت کو تین حصوں میں منظم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ ایک حصہ اطفال الاحمدیہ کا یعنی ۱۵ سال تک کی عمر کے لڑکوں کا۔ ایک حصہ خدام الاحمدیہ کا یعنی ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا اور ایک حصہ انصار اللہ کا جو چالیس سال کے اوپر کے ہوں۔ خواہ کسی عمر کے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی عمر رکھتا ہے۔ لیکن وہ اس میں شامل نہیں ہوا۔ اس نے ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے۔ مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا۔ تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا۔ اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا۔ تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے"

(فرمودہ ۲۳ اگست ۱۹۴۰ء مطبوعہ الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء)

پس خدام الاحمدیہ کی جو حضور کے الفاظ میں "تحریک جدید" کی فوج ہے۔ مضبوطی اور استحکام کے لئے کوشش کرنا جماعت اور اس کی تنظیم کی بہت بڑی خدمت ہے۔ بزرگوں کی توجہ۔ شفقت۔ راہنمائی اور مشفقانہ تعاون اور حوصلہ افزائی کا میسر آنا نوجوانوں کو مفید سے مفید تر بنانے کے لئے ضروری ہے۔ حضورؓ نے بھی اس ایک کام میں تعاون کے لئے بارہا توجہ دلائی ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ اور اب پھر جماعتوں کے پریذیڈنٹوں، سیکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں۔ تا ان کی اچھی تربیت ہو۔ جب تک ماں باپ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور

سیکرٹری اس طرف توجہ نہیں کریں گے جب تک وہ خدام الاحمدیہ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے اور اپنے آپ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے اس وقت تک پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔

پس ضروری ہے کہ ماں باپ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں، اور جماعتیں بھی اپنے فرض کو سمجھیں اور اور جو لوگ اس میں داخل نہیں انہیں مجبور کریں کہ وہ اس میں داخل ہوں۔ اور جو داخل ہو چکے ہیں ان کی نگرانی کریں کہ آیا وہ پروگرام کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں "

(فرمودہ ۳ رفروری ۱۹۳۹ء مطبوعہ ۱۷ رفروری ۱۹۳۹ء)

پھر فرمایا ہے:۔

"پس وہ جنہوں نے کہا کہ ہم انصار کو تم خدام سے کیا غرض ہے انہیں سوچنا چاہیئے تھا کہ خدام الاحمدیہ کوئی الگ چیز نہیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ ان کے اپنے بیٹوں کا نام ہے۔ پس جب انہوں نے کہا کہ ہمیں خدام الاحمدیہ سے کیا غرض ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ ہمارے بیٹے جیتے ہیں یا مرتے ہیں۔ مگر کیا کوئی بھی معقول انسان ایسی بات کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی جماعت تو صرف نوجوانوں کی اصلاح کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ایسی صورت میں وہ کون سے ماں باپ ہیں جو یہ کہہ سکیں کہ ہم اپنے بیٹوں کی اصلاح ضروری نہیں سمجھتے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان میں قومی روح پیدا ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ ان میں کام کی عادت پیدا ہو۔ یا ہم نہیں چاہتے کہ ایک تنظیم میں شامل ہونے کی وجہ سے ان میں اطاعت کا مادہ پیدا ہو" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۷/۲ ۴۵ء۔ مطبوعہ الفضل ۷/۵ ۴۵ء ۳۰)

ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا:۔

خدام الاحمدیہ کے لئے جو قوانین مقرر کئے گئے ہیں وہ بھی درحقیقت قشر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے :

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹/۱۱ ۴۲ء مطبوعہ الفضل ۹/۴۲ ۱۷)

نوجوانوں کو یہ امر بھی مدّنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف "تنظیم" خدام الاحمدیہ کا اصل مدعا نہیں۔ اصل مدعا کو حاصل کرنے کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ جس طرح عبادات وغیرہ کے ظاہری پہلو "قشر" ہیں۔ اور اس کا مغز تعلق باللہ اور خشیت الٰہی اور تقوٰی ہے۔ لیکن "قشر" اپنی جگہ پر اہم چیز ہے۔ جس طرح اخروٹ کا قشر اس کے مغز کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح عبادات کا قشر اصل روح کی حفاظت میں ممد ہے۔ بعینہٖ اسی طرح تنظیم کی مضبوطی اور استحکام۔ اس تنظیم کے مقاصد اور اغراض کی کامیابی اور ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے تنظیم کا استحکام بھی ضروری ہے اور اطاعت بھی۔ لیکن اصل چیز وہ روح ہے جو اس کے پیچھے کار فرما ہے۔ جس طرح خشیت اللہ کے سوز ولذت سے تہی خشک رکوع و سجود سے فرد کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح اصل روح اور جذبے سے تہی تنظیم سے رسمی سا تعلق بھی اصل مقصد کے

حصول ہی مد نہیں۔ اصل روح کو اطاعتِ تنظیم کے وقت مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ جب اصل روح پیش نظر رہے گی۔ تو کام کرنے کی لگن اور جذبہ خود بخود آپ کے دل میں موجزن ہو جائے گا۔ اور کام کرنے میں لذت اور سرور پائیں گے۔ اسے بوجھ اور "چٹی" نہ سمجھیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیمی افادیت یہ ہے کہ اس کارخانے میں وہ قیمتی پرزے ڈھلتے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر جماعت کی مشینری چلانے کے کام آتے ہیں۔ جماعت کو موزوں اور مناسب اور تجربہ کار کارکنوں کی فراہمی کا مسئلہ اس تنظیم کی فعالیت کے نتیجے میں حل ہو جاتا ہے۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے تنظیمی افادیت کے اس پہلو کی ان الفاظ میں وضاحت فرمائی ہے:۔

"آپس میں تعاون کی روح پیدا کرو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم تمہارے لئے ٹریننگ کے طور پر ہے تاکہ جب تمہیں خدمت کا موقع ملے تو تم میں اتنی قابلیت ہو کہ تم امیر بن جاؤ یا سیکرٹری بن جاؤ۔ اس لئے تمہیں جماعت کے عہدیداروں سے بجائے ٹکراؤ کے تعاون سے کام لینا چاہیئے۔" (فرمودہ ۲۴/۱/۵۳ مطبوعہ ۱۸/۱/۶۱)

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم تنظیم کی اطاعت کرنا سیکھیں۔ اس سے وابستہ رہیں۔ اس کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنائیں، اور تربیت اور ٹریننگ کے نادر مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

آخر میں یہ گذارش بے جا نہ ہوگی کہ خدام الاحمدیہ کوئی معمولی تنظیم نہیں۔ حضورؓ کے مقدس الفاظ میں جماعت کا ایک "بازو" ہے، اس بازو کی مضبوطی اور استحکام کا مطلب ہے جماعت کی مضبوطی اور استحکام۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ مجلس کے اراکین اسکی اہمیت و افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ جوش و خروش سے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشت کردہ اس شجر کو زیادہ سے زیادہ باردار اور مثمر بنانے کی سعی کریں۔ تا اس کے پھلوں کی شیرینی اسلام۔ احمدیت اور ساری انسانیت کے کام آتی رہے۔

حضور خدام الاحمدیہ کے ان ثمرات کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انکے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگر وہ اس خوشدلی اور اخلاص کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک انکے نیک اثرات جائینگے جسطرح آج صحابہؓ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے اسی طرح انکا نام لیکر آئندہ آنیوالی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائیگا اور وہ انکی ترقی مدارج کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرینگے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ جس کام کو شروع کریں اسے استقلال سے کرتے چلے جائیں۔ جو شخص اس جدوجہد میں کھڑا ہوگا وہ گرجائیگا اور سلامت وہی رہے گا جو اپنے قدم کی تیزی میں کمی نہیں آنے دیگا۔" (الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

اے ہمارے پیارے قادر و قیوم خدا! ہم ناچیز بندوں کو اس عظیم الشان بشارت کا حقیقی معنوں میں اہل بنا۔ آمین ثم آمین۔

مغرب میں اسلام

(مکرم اخوند ریاض احمد صاحب۔ ملتان)

(سالانہ اجتماع ۱۳۴۶ ہش میں تقریری مقابلہ (معیار دوم) میں اوّل انعام حاصل کیا)

چودہ سو سال قبل کی بات ہے کہ عرب کی سرزمین سے نور کا ایک چشمہ پھوٹا۔ محبت کا درس، ہمدردی کا پیغام، حرماں نصیب انسانیت جو ظلم و استبداد اور جہالت کی بھٹیوں میں سلگ رہی تھی۔ اس کے تشنہ کام میں اس نورانی آبِ حیات کو ٹپکانے کے لئے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ان کے صحابہ اور اسلام کے ابتدائی دور کے مسلمانوں نے تن من دھن کی بازی لگادی۔ غازی کہلائے، شہید ہوئے اور اسلام کی شان و شوکت کا ظہور ہوا۔

مسلمانوں نے روم فتح کیا اور خیبر پر جھنڈے گاڑ دیئے۔ جب ظلم کے شکنجے میں پستی ہوئی انسانیت کی دہائی سنی تو لبیک لبیک کہتے ہوئے برّصغیر میں ملتان تک آپہنچے۔ اور اندلس اور سپین کو مسخر کیا۔ سائنس اور تعلیم کے میدان میں اُترے تو ہسپانیہ کو دنیا کا سب سے بڑا مرکزِ تعلیم بنا دیا۔ غیر نامیاتی کیمیا کے نسخے دریافت کئے گھڑیاں ایجاد کیں۔ بحری جہازوں میں سمت کی تعیین کے لئے آلات بنائے۔ ایک ایسی قوم وجود میں آگئی۔ کہ کفر و عصیاں جس کی ہیبت سے لرزاں و ترساں ہوئے۔

پھر اسلام سے علم کی قندیل مستعار لے کر سپین کے علماء نے یورپ میں اٹلی اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کو منور کیا۔ تحریکِ احیائے علوم کا باعث ہوئے اسلامی سکالروں کے لباس، عبادہ اور سر پر باندھے جانے والے عربی انداز کے سکارف کو اگر گاؤن اور ہڈ کی شکل دے دی جائے۔ عملِ تحمید کو اگر Oxidation کہا جائے الکحل کے عربی کی بجائے انگریزی زبان میں ہجے کر دیئے جائیں۔ تو اہلِ اسلام کی سبقت میں کس طرح فرق پڑ سکتا ہے اہلِ یورپ بھی اس تاریخی حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے کہ ان کی ہمرنگِ سفر دنیا کو نئی زیست سے ہمکنار کرانے والے ہم مسلمان ہی تھے۔

یہ تھا اسلام عہدِ رفتہ میں۔ جبکہ اسلام اہلِ مغرب کی نظر میں امن و آشتی اور تہذیب و تمدّن کا گہوارہ بن کر ابھرا اور انہوں نے اس کی روایات کو اپنا لیا۔ مگر افسوس جب ؎

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اسلاف کی روایات کو چھوڑ دیا گیا۔ اسلامی قوانین کو توڑ دیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اہلِ مغرب جو منت کشِ اسلام تھے، وہی مسلمانوں پر غلبہ پانے لگے۔ یہ غلبہ بڑھتا گیا اور وہ اسلامی اثر و نفوذ جسے کبھی اپنی وسعت پر ناز تھا۔ کم سے کمتر ہوتا چلا گیا۔ افریقہ، ایشیا اور یورپ تینوں براعظموں میں مغربی عیسائی اقوام کی کالونیاں قائم ہو گئیں۔

مسلمان عملی طور پر اسلام کو فراموش کر چکے تھے۔ یہاں تک کہ ایک عیسائی پادری نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب عیسائیت خانہ کعبہ میں بھی داخل ہو جائے گی ——— یہ ماضی قریب میں اہلِ مغرب کی نگاہوں میں اسلام کا ایک تصور ہے لیکن ؏

ڈالنے والا کمند چاند پہ اور تاروں پہ
اپنی دنیا کے اندھیروں کو سحر کر نہ سکا

عیسائیت ماضی کا مذہب تھی اس کی تعلیمات بوسیدہ، اس کا خدا غیر حقیقی . . . . . .

. . . .

ایسا مصنوعی خدا ایمان و دانش کی حقیقت کے سامنے کیونکر ٹھہر سکتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس فرنگی تہذیب سے معبود کا خوف ختم ہو گیا۔ اسلئے اخلاقی اقدار کا جنازہ نکل گیا۔ تب جا کے کہیں اہلِ مغرب نے محسوس کیا کہ ہماری زندگی میں ایک خلاء پیدا ہو چکا ہے ہمیں ایک نئے لائحہ عمل کی ضرورت ہے جو ہماری موجودہ زندگی میں انقلاب لے آئے۔ کئی ایک مغربی مفکرین نے اس بات کا برملا اعتراف کیا ہے۔ ایسے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرۂ ارض کو پیغامِ نجات دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ یورپ کے بعد کئی تقاریر اور خطبات میں فرمایا ہے۔ کہ مغرب میں اشاعتِ اسلام کی شدید ضرورت ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس آواز پر لبیک کہیں اور عیسائیت کی جگہ دینِ اسلام کو متعارف کرائیں۔

برادرِ مرحوم کی یاد میں

(میرے بہنوئی مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق منیجر نور نگر فارم محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر مورخہ یکم ہجرت ۱۳۴۵ ہش اللہ کو پیارے ہوئے۔ یہ چند اشعار ان کی یاد میں کہے گئے ہیں) (راجہ نذیر احمد ظفر)

طلبگارِ محنت! وقارِ مشقت
تو انساں تھا یا پیکرِ عزم و ہمت
کڑا امتحاں جس قدر تجھ پہ آیا
بڑھا کر گیا اس قدر تیری عظمت
ترے حسنِ تدبیر کا اک نتیجہ
یہ باغوں کی رونق یہ کھیتوں میں برکت
پسِ مرگ بھی تو نے انعام پائے [1]
بڑھی بعد مرنے کے بھی تیری عزت
تری زندگی درسِ جہدِ مسلسل
ترا کام انجام خوش کی ضمانت
ترے زہد و تقویٰ پہ شاہد تھے دونوں
وہ شوقِ تلاوت وہ ذوقِ عبادت
تجھے اخلاق کے دونوں پہلو نمایاں
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت
صلہ رحمیاں تیری بھولے نہیں ہیں
تری ذات تھی نازِ اہلِ قرابت
نعیم [2] اور بشریٰ [3] کا حافظ خدا ہو
مری غم زدہ بہن کا آسرا ہو

۱؎ مرحوم نے اعلیٰ کارکردگی اور زیادہ پیداوار کیلئے وکالتِ زراعت تحریکِ جدید سے بارہا انعامات حاصل کئے۔ کچھ انعامی رقم ان کی وفات کے بعد بھی انکے پسماندگان کو ملی۔ ۲؎ مرحوم کا فرزند نعیم الرحمٰن۔ ۳؎ مرحوم کی دختر عطیۃ بشریٰ۔

روپیہ خرچ کرنے کے چند اصول

(مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر ٹی ۔ آئی ۔ ہائی سکول ۔ ربوہ)

موجودہ مہنگائی کے دور میں اکثر لوگوں سے مالی پریشانی کا ذکر سننے میں آتا ہے اور ایک دوسرے کو مالی پریشانیوں سے نجات کیلئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آمدنی میں دس فیصدی بھی اضافہ ہوجائے تو تمام تر مالی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوجائیگی۔ حالانکہ اکثر آمدنی میں اضافہ کے ساتھ اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اسلئے اپنے روپے کو خرچ کرنے کے لئے چند اصول پیش خدمت ہیں:۔

۱۔ اپنی ضروریات کو ایک کاغذ پر لکھ لینا چاہیئے۔ اور اپنے اخراجات کا مکمل حساب رکھنا چاہیئے۔ یہانتک کہ اپنی ایک ایک پائی کا علم ہو کہ کہاں خرچ ہوئی۔

۲۔ ایسا بجٹ بنایئے جو دور رس ہو اور ضروریات پر فٹ آئے یہ مطلب بھی نہیں کہ زندگی کی مسرتوں سے دستبردار ہو جایئے بلکہ مادی تحفظ درکار ہے۔ جن گھرانوں نے اپنے آپ کو بجٹ پر زندگی بسر کرنے پر پابند کر لیا ہے۔ وہ سب سے زیادہ خوش حال ہیں۔

۳۔ اپنے روپے کو نہایت سلیقے اور عقلمندی سے خرچ کرنا چاہیئے۔ یوں نہیں کہ روپیہ پاس ہوا تو جو چیز جونہی دیکھی خریدنے کیلئے ہاتھ جیب پر پڑ گیا۔ جہاں کہیں ایسا موقعہ پیش آئے نہایت تحمل اور صبر کے ساتھ اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیئے۔ کہ کیا مجھے اس چیز کی اشد ضرورت ہے؟ کیا میرے بجٹ میں اس کو خریدنا شامل ہے؟ اسے نہ خریدنے سے کونسا نقصان ہو رہا ہے؟ یا کونسا اہم کام رُکا ہوا ہے؟ سب سے زیادہ مسرت اپنے آپ کو ایک معین بجٹ میں مجبور کرنے سے مل سکتی ہے۔

۴۔ بیماری، آگ یا دیگر ناگہانی ضروریات کیلئے اپنا تحفظ کرنا چاہیئے۔ بہتر ہوگا۔ کہ قلیل تر آمدنی میں سے بھی کچھ چونیاں نہیں تو کچھ پیسے ہی پس انداز ہوتے رہیں۔

۵۔ اپنے بچوں کو روپے پیسے کے متعلق ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا سکھانا چاہیئے۔ بعض لوگ بچوں کو انکے مطالبہ پر جیسے بن پڑے پیسہ مہیا کر کے دے دینے میں بچوں کی نشوونما سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہوتا۔ اگر ابتدا ہی سے بچوں کو پیسہ خرچ کرنے میں اعتدال پسندی کا عادی بنایا جائے اور اخراجات میں ضروری اور غیر ضروری کا احساس دلایا جائے تو بچے بڑی ذمہ داری سے خرچ کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

۶۔ کبھی جوا نہ کھیلئے مثلاً لاٹری، سٹہ وغیرہ سے اجتناب کیجئے۔

۷۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی جناب سے روپے کو خرچ کرنا سکھلائے۔ ایک فلاسفر نے کہا ہے۔

"اگر ہماری تمام خواہشات پوری نہیں ہوسکتیں تو ہمیں پریشانی اور افسردگی سے اپنے عرصۂ حیات کو تلخ اور اپنی صورتوں کو مسخ نہیں کر لینا چاہیئے۔ آپ کے پاس جو کچھ موجود ہے اگر آپکی نظروں میں وہ ناکافی ہے تو آپ ساری دنیا کے مالک کیوں نہ ہوں آپ ہمیشہ آزردہ اور پریشان ہی رہیں گے" اس لئے اپنے اندر قناعت کی روح بھی پیدا کیجئے ::

مسلسل

نماز باترجمہ کا پانچواں سبق

تشہّد کے بعد اگر مزید رکعتیں ادا کرنی ہوں تو ادا کی جاتی ہیں۔ اور آخری قعدہ میں تشہّد پڑھنے کے بعد درود شریف اور بعض دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ پھر سلام پھیر کر نماز ختم کی جاتی ہے۔ درود شریف اور چند معروف دعائیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ ان دعاؤں کے علاوہ بھی دعائیں پڑھنی چاہئیں:۔

درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی

اے اللہ رحمت نازل کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر۔ جیسا کہ تو نے رحمت نازل کی ابراہیمؑ

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

پر اور ابراہیمؑ کی آل پر یقیناً تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمدؐ پر۔ اور محمدؐ کی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل کی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

دعائیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ

اے ہمارے رب! دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں (بھی) بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے

النَّارِ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ

عذاب سے۔ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا دے۔ اور میری اولاد کو (بھی) اے ہمارے رب (ہماری)

تَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب بخش دے مجھے اور میرے والدین کو۔ اور (تمام) مومنوں کو۔ جس دن (کہ) حساب قائم ہو۔

تسلیم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت؎

بی۔سی۔جی کا ٹیکہ

(مکرم محمد انور صاحب ہاشمی - قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۔ ملتان)

بی۔سی۔جی کے پورے الفاظ بیسلس کالمیٹ گورین Becullas Calmette guerin ہیں۔ بی۔سی۔جی انہیں الفاظ کا مخفف کیا ہوا ہے۔ یہ ٹیکہ کالمیٹ کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ پروفیسر کالمیٹ نے ۱۸ سال لگاتار کوشش کے بعد اسے تیار کیا۔

شروع شروع میں یہ بچوں کو منہ کے ذریعہ دیا جاتا تھا۔ یعنی یہ بچے کے منہ میں ڈال دیا جاتا تھا اور اس کے بعد دودھ وغیرہ پلایا جاتا تھا۔ یہ طریقہ بالکل ٹیکہ کی طرح سمجھا جاتا تھا۔ بعد میں یہ طریقہ چھوڑ دیا گیا کیونکہ اس میں کچھ نقائص تھے۔ اس کا اثر دیر کے بعد ہوتا تھا۔ پروفیسر کالمیٹ نے جراثیم کی چار قسمیں جو کہ بہت مشہور ہیں دریافت کیں۔

(۱) Human Type وہ تپ دق کے جراثیم جو انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔

(۲) Bovine Type وہ تپ دق کے جراثیم جو چوپایوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً گائے۔ بکری۔ بھیڑ وغیرہ۔

(۳) Aviant Type وہ تپ دق کے جراثیم جو پرندوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً کبوتر۔

(۴) Piscient Type وہ تپ دق کے جراثیم جو پانی کے جانوروں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً مچھلی

اگر بی۔سی۔جی کے جراثیم بیمار گائے سے صحت مند گائے میں داخل کئے جائیں تو اس پر بھی فوراً اثر ہو جاتا ہے اور بیمار ہو جاتی ہے یعنی اگر اس قسم کے جراثیم لیکر اسی قسم کے جانوروں میں داخل کئے جائیں تو انہیں بھی تپ دق ہو جاتی ہے۔ ....

....

...... اگر انسانوں میں انسانوں کے تپ دق کے جراثیم داخل کئے جائیں تو انہیں بھی یہ بیماری بہت جلد لگ جائے گی۔ اگر غور سے مطالعہ کریں تو وہ تپ دق جو آدمی کے اندر پیدا ہوتی ہے اس کے مختلف اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ....

....

....

....

پروفیسر کالمیٹ نے چار قسم کے جراثیم کو چار مختلف ٹیوبوں میں لیا۔ اور سال سال کے بعد ان کو ایک دوسرے میں ملاتا تھا۔ وہ صحیح پڑتال کرنے کیلئے ۱۸ سال جانوروں وغیرہ پہ تجربے کرتا رہا۔ اسی طرح اس نے ۱۸ سال کے بعد اس چیز کو دریافت کر لیا۔ کیونکہ

جراثیم شروع میں انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ کافی عرصہ گذرنے کے بعد کمزور ہو جاتے ہیں اور پھر نقصان پہنچانے کی بجائے فائدہ پہنچاتے ہیں۔

بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ کس صورت میں لگایا جاتا ہے؟

بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ لگانے سے پہلے ہر شخص کو ٹیوبرکلین کا ٹیکہ دیا جاتا ہے۔ جو ایک قسم کی دوائی ہوتی ہے۔ اس دوائی کا ٹیکہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کے اندر تپ دق کے جراثیم پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ ٹیوبرکلین دینے کے ۷۲ گھنٹے بعد اثر ظاہر ہوتا ہے اگر ٹیکہ لگنے والی جگہ سوج کر پھول جائے اور سرخ ہو جائے۔ اور اس کی لمبائی ۶ ملی میٹر سے زیادہ ہو تو پھر اسے بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ نہیں لگایا جاتا۔ کیونکہ اس کے اندر تپ دق کے جراثیم نہیں ہوتے۔ اور اگر وہ جگہ نہ سوجے اور نہ سرخ ہو اور اس کی لمبائی ۶ ملی میٹر سے کم ہو۔ تو پھر اسے بی۔ سی۔ جی کا انجکشن دیا جاتا ہے۔

ٹیوبرکلین دینے کے کئی طریقے ہیں۔ لیکن عام طور پر mantoux test رائج ہے۔ ٹیوبرکلین کا پہلا ٹیسٹ ایک یونٹ دیا جاتا ہے۔ اگر اس سے پتہ نہ چلے، تو پھر ۵ یونٹ کا ٹیسٹ۔ اور اگر اس سے بھی پتہ نہ چلے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں منفی ٹیوبرکلین ہے۔ تو اسے بھی بی۔ سی۔ جی کا انجکشن دیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر آجکل ہم پہلے ہی دس یونٹ ٹیوبرکلین انجکشن کر دیتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کو بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ لگانا چاہیئے یا نہیں۔

جلد کی کئی تہیں ہیں۔ ٹیوبرکلین کا انجکشن پہلی اور دوسری تہہ کے درمیان دیا جاتا ہے۔ اگر غلطی سے گہرا لگایا جائے۔ تو وہ پھوڑا بن جاتا ہے۔ ٹیوبرکلین کا انجکشن دینے کے بعد ٹیوبرکلین چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعہ تمام جسم میں شامل ہو جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں تپ دق بہت سرعت سے پھیل رہی ہے۔ کیونکہ یہ موذی بیماری ایک سے دوسرے کو فوراً لگ جاتی ہے۔ اس لئے جس کو تپ دق ہو۔ اس سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کا استعمال شدہ برتن نہیں استعمال کرنا چاہیئے۔ تپ دق کئی قسم کی ہوتی ہے۔ لیکن پھیپھڑوں کی تپ دق سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تپ دق کا ایک مریض اپنے پیچھے دس مریض چھوڑتا ہے۔ اور دس مریض تپ دق کے اپنے مرنے کے بعد سو اشخاص کو بیمار کر جاتے ہیں، اور جب یہ سو اشخاص مرتے ہیں تو اپنے پیچھے ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کو چھوڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پاکستان میں روزانہ تقریباً ۵۰۰ آدمی تپ دق سے مرتے ہیں۔ ٹیوبرکلین کا ٹیکہ لگانے کے ۷۲ گھنٹے بعد پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ کسی شخص کو بی سی جی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ٹیوبوں کو صاف رکھنا چاہیئے۔ اور استعمال سے پہلے سپرٹ لیمپ پر گرم کرنا چاہیئے تاکہ اگر اس کے ساتھ جراثیم ہوں تو مر جائیں۔ بی سی جی کا ٹیکہ کندھے کے پاس دیا جاتا ہے ایک سی سی کو ۱۰۰ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک سی سی کا دسواں حصہ

دیتے ہیں۔ بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ دیتے وقت کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ چھ ہفتوں کے بعد ایک پھوڑا سا بن جاتا ہے جو ایک دو ماہ کے بعد خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کا اثر ۵ سال تک قائم رہتا ہے۔ بی۔ سی۔ جی کا ٹیکہ ہر عمر میں اور ہر حالت میں ہر قسم کی آب و ہوا میں دیا جاتا ہے۔ چند وبائی بیماریاں ایسی ہیں۔

اگر اُن کے دوران ٹیوبرکلین انجکٹ کریں تو اکثر نیگیٹو ہو گی اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص تپ دق کا مریض ہے اس لئے جب کوئی وبا جاری ہو۔ تو ٹیوبرکلین نہیں دینا چاہیئے۔ وبا ختم ہونے کے بعد ٹیوبرکلین کا انجکشن دینا چاہیئے۔ تاکہ اصل حقیقت معلوم ہو۔ کہ کس شخص کو تپ دق ہے اور کس شخص کو نہیں۔

ذہن کی آزمائش

(مکرم عبدالکریم صاحب شاد۔ لائلپور)

مندرجہ جوابات میں سے جس جواب کو آپ صحیح سمجھتے ہوں اس کے دائرہ پر ✓ نشان لگا دیں۔

(۱) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس غیر ملکی یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی؟

○ ورجینیا یونیورسٹی (امریکہ) ○ برلن یونیورسٹی (جرمنی)
○ آکسفورڈ یونیورسٹی۔ (برطانیہ)

(۲) حال ہی میں پاکستان میں جو انٹرنیشنل اسلامی کانفرنس ہوئی۔ اس میں کون سے ملک کا نمائندہ "احمدی" تھا۔

○ مصر ○ نائیجیریا ○ صومالیہ

(۳) پاکستان کے سب سے پہلے وزیر خارجہ کون تھے؟

○ مسٹر منظور قادر ○ چوہدری محمد علی صاحب بوگرہ۔
○ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب۔

(۴) احمدی خواتین کے چندوں سے بننے والی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے؟

○ مسجد فضل لندن ○ مسجد ہیگ ہالینڈ۔ ○ مسجد نصرت جہاں ڈنمارک۔

(۵) احمدیت کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کون سی شخصیت کے ہیں: "احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح روشن ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں۔ اور انہوں نے خاص عزت اور وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔ پھر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کامیابیاں بغیر انتہائی خلوص و صداقت کے آسانی سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ کیا یہ جذبہ خلوص و صداقت کسی جماعت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہادی و مرشد کی صداقت پر یقین نہ ہو۔ اور کیا وہ ہادی و مرشد اتنی مخلص جماعت پیدا کر سکتا تھا۔ اگر وہ خود اپنی جگہ صادق و مخلص نہ ہوتا۔"

○ ڈاکٹر اقبال ○ مولانا نیاز فتح پوری مرحوم مدیر رسالہ نگار ○ ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار۔

(۶) اس سال جماعت احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی...

مسلسل

الفاظ کا صحیح تلفّظ

(۵)

چند ایسے الفاظ کا صحیح تلفّظ پیشِ خدمت ہے۔ جو عام طور پر جماعت احمدیہ کے ماحول میں غلط بولے جاتے ہیں۔ قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ وہ بھی اس کالم کے لئے مستند اور مفید مواد اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔ تاکہ اس صفحہ میں تنوّع، دلچسپی اور افادیت کے لحاظ سے اضافہ ہوتا چلا جائے ——— (ادارہ) ———

۲۱۔ الفضل۔ اصل تلفّظ اَلْفَضْلُ ہے۔ کئی لوگ غلطی سے اسے اَلْفَضَلُ کہہ دیتے ہیں۔ فَضْلُ کے معنے ہیں۔ عطا، زیادتی، افزونی۔

جماعت احمدیہ کا روزانہ اخبار اَلْفَضْلُ ہے۔

۲۲۔ ذکر۔ (اسم مذکّر) صحیح تلفّظ ذِکْرٌ ہے۔ ذِکَرٌ کہنا غلط ہے۔ یہ لفظ یاد، بیان، یادِ خدا اور تذکرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا ❊ گوہرِ شب چراغ بن، دنیا میں جگمگائے جا

۲۳۔ تذکرہ۔ اس کا صحیح تلفّظ تَذْکِرَہ ہے۔ تَذَکَرَہ نہیں کہنا چاہیئے۔ اس لفظ کے معانی ذکر، یاد، بیان، چرچا اور سرگذشت ہیں۔

۲۴۔ مصافحہ۔ صحیح تلفّظ مُصَافَحَہ ہے۔ مُصَافِحَہ یا مُصَافَہ کہنا غلط ہے۔ اس کا مطلب ہے ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔

۲۵ المسیح الموعود۔ المصلح الموعود۔ مُصْلِحْ۔ اصلاح کرنے والا۔ نیکی کی طرف لانے والا۔ مسِیح۔ مسح کیا گیا۔ مَوْعُوْد (صفت) وعدہ کیا گیا۔ وعدہ کردہ شدہ۔ اقرار کیا گیا۔ وہ چیز جس کا وعدہ کیا گیا ہو۔ مصلح اور مسیح موصوف ہیں۔ موعود صفت ہے۔ قاعدہ کے لحاظ سے یا تو صفت اور موصوف دونوں سے قبل ال آنا چاہیئے۔ یا دونوں ال کے بغیر ہوں۔ یعنی اَلْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْد اور اَلْمُصْلِحُ الْمَوْعُوْد کہنا چاہیئے۔ یا مَسِیحْ مَوْعُوْد اور مُصْلِح مَوْعُوْد کہنا چاہیئے۔ اَلْمَسِیحْ مَوْعُوْد اور اَلْمُصْلِحْ مَوْعُوْد کہنا غلط ہے۔

مکرم محمد علی صاحب خانصا بھروانہ

شیطان - ایک جزوی مطالعہ

شیطان - انسان کا دشمن

شیطان نے آدم اور حوا کو ان کے مقام سے ہٹا دیا قرآن کریم نے بتایا ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (بقرہ آیت ۳۷) کہ شیطان نے اس (درخت) کے ذریعہ سے ان (دونوں) کو (ان کے مقام سے) ہٹا دیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس حقیقت سے واضح الفاظ میں آگاہ کیا ہے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا۔ (بنی اسرائیل آیت ۵۴) شیطان انسان کا کھلا (کھلا) دشمن ہے۔

شیطان کا لفظ ہر کمزوری کے لئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فانساہ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ (یوسف آیت ۴۳) پھر شیطان نے اس (آزاد شدہ قیدی) کو اس کے آقا سے یہ ذکر کرنا فراموش کرا دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت پر نوٹ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں "شیطان کا لفظ ہر کمزوری پر بولا جاتا ہے اس جگہ یہ نسیان کے لئے بولا گیا ہے"۔ (تفسیر صغیر)

شیطان سے مراد جنون۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ (بقرہ آیت ۲۷۶)

ترجمہ:- جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (بالکل) اس طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس پر شیطان (یعنی مرض جنون) کا سخت حملہ ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:- تَخَبَّطَهُ الشَّيْطٰنُ۔ مَسَّهٗ بِاَذًى۔ شیطان نے اسے تکلیف پہنچائی (اقرب) اسی طرح کہتے ہیں۔ تَخَبَّطَهٗ: ضَرَبَهٗ شَدِيْدًا۔ اسے سخت مارا (اقرب) اور اَلْمَسُّ: اَلْجُنُوْنُ (اقرب) مس کے معنے جنون کے ہیں مِنْ بیانیہ ہے پس معنے یہ ہوئے کہ جس پر شیطان یعنی جنون نے سخت حملہ کیا ہو۔

شیاطین سے مراد منافقوں کے سردار

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ (البقرہ آیت ۱۵) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "شَيٰطِيْن شَيْطٰنٌ کی جمع ہے اور شیطان کے معنے ہیں۔ كُلُّ عَاتٍ مُتَمَرِّدٍ۔ یعنی ہر سرکش اور حد سے تجاوز کرنے والا۔ نیز اپنے مادے کے اعتبار سے اس کے معنے دور ہونے والے کے بھی ہیں۔ (اقرب) پس شیاطین سے مراد منافقوں کے

وہ سردار اور لیڈر ہیں، جو خود حق سے دور ہو چکے ہیں۔

اور دوسروں کو بدکار ہے ہیں۔

شیطان ۔ شیطانی خصلت وجود

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۔ (زخرف آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی رحمان (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ۔ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مسلط کر دیتے ہیں ۔ اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر برا اثر ڈالتا ہے ۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نفس امّارہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں ۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں ۔ یہ تمام قوتیں نفسِ امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں ۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام بنا لیں گی ۔ علم و عقل ہی بُرے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں ۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳)

حضور فرماتے ہیں۔ ’’نفس کو مار دکہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں

چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار

جس نے نفسِ دوں کو ہمت کرکے زیر پا کیا

چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار

آغاز

چند نوآموز خدام کی منظومات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

تیرے ارشادات سے دنیا ہوئی ہے مستفید

کر دیئے تو نے ہزاروں دینِ حق سے بہرہ ور

یاد آتی ہیں دلِ محزوں کو تقریریں تری

کنزِ عرفاں سے دیئے تو نے عجب لعل و گہر

اب امیرِ کارواں ہے ناصرِ دیں مبیں

مل گیا حق سے نشانِ ’’نافلہ‘‘ تیرا پسر

(مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب)

معجزانہ زندگی

مومنوں کی زندگی ہے مومنانہ زندگی

پاکبازوں کو ہے ملتی معجزانہ زندگی

کبر کی عادت خدا سے دور رکھتی ہے تجھے

ناگوارہ تو خدا سے عاجزانہ زندگی

ہر زمانہ میں بالآخر صدق ہی غالب رہا

زندگی تھی ہر نبی کی صادقانہ زندگی

مفتری ہوتا نہیں ہرگز جہاں میں کامیاب

زندگی ہے مفتری کی فاسقانہ زندگی

عشق ہے جس دل میں پیدا ہے وہاں ایماں بھی

ہیں وہی خوش بخت جن کی عاشقانہ زندگی

عاشقوں کی زندگی، ہیں زندگی کا راز ہے

عشق کی برکت سے ناصر صاحبِ اعجاز ہے۔

(مکرم عبد الحمید صاحب آصف)

مکرم محمد سرفراز صاحب گوندل

دُعاء

اے مرے مالک میرے حافظ میرے پروردگار

عرض کرتا ہوں تری درگہ میں میرے کردگار

دُور کر شیطاں کو مجھ سے تا بنوں میں تیرا عبد

خود ہی کر میری مدد اے بندہ پرور باوقار

تیرے در پہ یہ صدا کرتا ہوں اے میرے خدا

بخش دے میرے گنہ اور مجھ کو کر دے کامگار

راغب بر و صداقت مجھ کو کر اے مہربان

عاجزانہ یہ دعا ہے میری اے پروردگار

فضل کی بارش سے میرا نخل ایماں کر ہرا

چشم رحمت مجھ پہ کر اے میرے رب کردگار

ذہن کی آزمائش

(سوالات مندرجہ صـــ ۲۷ کے صحیح جوابات)

سوال ۱:- آکسفورڈ یونیورسٹی (برطانیہ)

" ۲:- نائیجیریا (مسٹر ایس-بی-گبوا)

" ۳:- چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔

" ۴:- مسجد فضل لنڈن

" ۵:- مولانا نیاز فتح پوری مرحوم مدیر ماہنامہ نگار

" ۶:- تین لاکھ اسی ہزار روپیہ

خطوط

درخواست دعا:-

خاکسار جامعہ احمدیہ کے ماتحت مولوی فاضل کا امتحان دے رہا ہے۔ براہ مہربانی میری اور میرے ساتھیوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے خاص دعا فرمائیں

السید منصور احمد بشیر معرفت سید تفضل حسین شاہ صاحب
ایس-ای-جی انیڈ ٹی گرد نشاط آباد-لائلپور-

ہر خادم اپنے رسالہ "خالد" کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھے

آپ نے پچھلے شماروں میں خدام سے اپیل کی تھی کہ "کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کریں"۔ مجھے حوالہ یاد نہیں آرہا۔ ایک دن "فاروق" کی پرانی جلدیں پڑھ رہا تھا۔ تو حضرت مصلح موعودؓ کے ان الفاظ پر ٹھہر گیا۔ کہ "خدام کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کریں۔ خواہ وہ یہی اشاعت کے لئے بھیج دیں کہ مجھے فلاں نسخہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو یاد ہو تو اشاعت کے لئے بھیج دے۔ اس سے دوسرے دوست بھی فائدہ اٹھالیں گے"۔

ماہِ اپریل کا شمارہ دیکھا۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ ماشاء اللہ خالد ادبی و علمی معیار کے اعتبار سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ جس کا واضح ثبوت لکھنے والوں کا "حلقہ" ہے۔ جو دن بدن وسیع تر ہو رہا ہے۔ اور آپ شوق اور انہماک سے رسالہ کو دیدہ زیب بنانے کے لئے کتابت۔ چھپائی۔ ٹائٹل کے علاوہ نظم و نثر میں

حسنِ ترتیب کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ اور حصۂ نظم میں آپ کہنہ مشق اور منجھے ہوئے شعراء کے پہلو بہ پہلو ایک آدھ ایسے نئے لکھنے والے شاعر کے کلام کو بھی پیش کرتے ہیں۔ جو ہونہار ہیں۔ اور جن سے اچھی توقعات وابستہ کرنا سعیٔ لاحاصل نہیں ہوتی۔ (اگر آپ لوگ نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی نہیں کرینگے تو آخر نئے لکھنے والے کس طرح ترقی کریں گے۔ اور جس محنت سے اور جن حالات میں آپ خالد کو جس منزل کی طرف لے جانے کی کوشش فرما رہے ہیں انشاء اللہ وہ منزل دور نہیں آپ بھی کوشش فرمائیں۔ کہ لکھنے والوں کا حلقہ اور وسیع ہو۔ اور خدام کو بھی چاہیئے۔ کہ خالد میں کچھ نہ کچھ لکھنے کی ضرور کوشش کریں۔ اور کوشش خواہ کتنی ہی ادنیٰ کیوں نہ ہو۔ وہ فق سے فرار یا شرمساری پر بہرحال فائق ہے۔" (عبدالکریم قدسی۔ کرتو ضلع شیخوپورہ)

۲۔ مئی کا شمارہ نظر سے گذرا . . . . . آپ کا اداریہ جس میں آپ نے خدام سے علمی اور ادبی نگارشات بھیجنے کی تحریک فرمائی ہے۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔

یہ تو ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ بھی اس قلمی جہاد میں حصہ لے۔ جس کی طرف ہمیں ہمارے محبوب خلیفہ حضرت سیدنا فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے کئی برس پہلے توجہ دلائی تھی۔

بلاشبہ اس رسالہ کو سجانا ہمارا ہی فرض ہے آج آپ کے اداریئے نے پھر میرے قلم کو نغمہ سرا کر دیا ہے۔

(ندیم احمد ظفر منتظم اشاعت حلقہ راسوامی۔ کراچی)

زکام اور بخار سے صحت یابی کیلئے نسخہ۔

خاندانی نسخہ خالد کے کالم کیلئے بھیج رہا ہوں جو کہ عرصہ دراز سے ہمارے خاندان میں سینہ بسینہ چلا آ رہا تھا۔ آج خالد کے کالم کے ذریعہ جماعت کے تمام افراد تک پہنچ رہا ہے۔ ھوالشافی

نسخہ:۔ تباشیر نقرہ ایک تولہ۔ رب گلو ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ ورق چاندی ۲۵ عدد کشتہ ابرک سیاہ ۳ ماشہ مصری کوزہ ۲ تولہ۔ تمام ادویات کو باریک کر لیں۔ خوراک ۴ رتی تا ایک ماشہ ہمراہ مناسب بدرقہ ۳ خوراک روزانہ۔

(۱) نزلہ۔ زکام۔ بخار جو گرمی سے ہو شربت بنفشہ کیساتھ گرمی کے موسم میں۔

(۲) سردی کے موسم میں چائے گرم دودھ کے ساتھ۔

(حکیم اکبر علی رانجھا)

ہماری پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس

(مکرم فضل الٰہی صاحب انوری۔ ناظم تربیتی کلاس سابق مبلغ جرمنی)

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس ۲۶ر شہادت ۱۳۴۷ ہش کو ربوہ میں شروع ہو کر ۱۰ر ہجرت ۱۳۴۷ ہش کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہو گئی۔ کلاس میں کل ۷۲ مجالس کی طرف سے ۱۷۰ خدام شامل ہوئے جن میں ۳۰ ربوہ کے اور ۱۴۰ بیرونی مجالس کے تھے۔ درمیان میں بعض خدام بیمار ہو جانے یا کوئی ضروری امر پیش آجانے کے باعث واپس چلے جانے سے امتحان میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۴۲ رہ گئی۔ مجالس کی نمائندگی کا تفصیلی نقشہ حسب ذیل ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس کی مجالس وار نمائندگی کی کیفیت:۔

نام مجالس	شامل ہونے والوں کی تعداد	نام مجالس	شامل ہونیوالوں کی تعداد
۱- ربوہ	۳۰ خدام	۱۴- جڑانوالہ	۲
ضلع جھنگ		۱۵- چک ۹۶ گ ب	۱
۲- جھنگ صدر	۴	۱۶- گوکھووال چک ۱۲۱	۱
۳- جھنگ شہر	۱	۱۷- چک جمرہ	۱
۴- چنیوٹ	۱	**ضلع سرگودھا**	
۵- چاہ لڈیانہ	۱	۱۸- سرگودھا شہر	۱۰
۶- شورکوٹ	۱	۱۹- چک ۹۹ شمالی	۱
۷- احمد نگر	۱	۲۰- بھلروال	۱
۸- ٹھٹھہ سندرانہ	۲	۲۱- خوشاب	۳
ضلع لائل پور		۲۲- چک ۳۴ جنوبی	۱
۹- لائل پور شہر	۱۸	۲۳- سرگودھا چھاؤنی	۱
۱۰- چک ۲۹۷/ج ب	۱	۲۴- چک ۸۸ شمالی	۱
۱۱- چک ۱۹۴/ر ب	۱	۲۵- چک ۴۶ شمالی	۱
۱۲- گوجرہ	۲	**ضلع سیالکوٹ**	
۱۳- گھسیٹ پور	۳	۲۶- ڈسکہ	۱

نام مجالس	شامل ہونیوالوں کی تعداد
۲۷۔ عہدی پور	۱
۲۸۔ پنڈی بھاگو	۱
۲۹۔ تارڑ	۱
۳۰۔ پسرور	۱
۳۱۔ داتا زیدکا	۱
۳۲۔ رلیوکے	۱
ضلع گجرات	
۳۳ گجرات شہر	۲
۳۴۔ منڈی بہاؤالدین	۱
۳۵۔ چک سکندر	۲
۳۶۔ چک ۲	۱
۳۷۔ شیخ پور	۱
۳۸۔ کھوکھر غربی	۱
۳۹۔ کھاریاں	۲
ضلع لاہور	
۴۰۔ لاہور شہر	۹
۴۱۔ قصور	۲
۴۲۔ گنج مغلپورہ	۱
۴۳۔ کراچی شہر	۲
۴۴۔ کوئٹہ	۲
ضلع نواب شاہ	
۴۵۔ قمر آباد	۱
ضلع خیرپور	
۴۶۔ خیرپور	۱

نام مجالس	شامل ہونیوالوں کی تعداد
ضلع میانوالی	
۴۷۔ داؤدخیل	۱
۴۸۔ سکندرآباد	۱
ضلع مردان	
۴۹۔ مردان شہر	۲
ضلع پشاور	
۵۰۔ پشاور	۳
ضلع کیمبل پور	
۵۱۔ کیمبل پور شہر	۱
ضلع شیخوپورہ	
۵۲۔ شیخوپورہ شہر	۲
۵۳۔ سانگلہ ہل	۳
۵۴۔ شاہ کوٹ	۱
۵۵۔ چک ۲۲ کوٹ رحمت خاں	۱
۵۶۔ آنبہ کرم پورہ	۲
۵۷۔ شاہدرہ	۴
۵۸۔ سیّدوالہ	۱
۵۹۔ چوہڑکانہ	۱
۶۰۔ ننکانہ	۱
ضلع گوجرانوالہ	
۶۱۔ فیروز والہ	۲
۶۲۔ وزیرآباد	۱
۶۳۔ راہ والی	۱
۶۴۔ تر گڑی	۲

نام مجالس	شامل ہونیوالوں کی تعداد	نام مجالس	شامل ہونیوالوں کی تعداد
ضلع ڈیرہ غازیخاں		**ضلع ملتان**	
۶۵۔ ڈیرہ غازیخاں شہر	۲	۷۰۔ ملتان چھاؤنی	۱
۶۶۔ راجن پور	۱	**ضلع ساہیوال**	
ضلع جہلم		۷۱۔ ساہیوال	۱
۶۷۔ جہلم شہر	۳	۷۲۔ اوکاڑہ	۳
۶۸۔ محمود آباد	۱		
ضلع راولپنڈی		کل مجالس = ۷۲	
۶۹۔ راولپنڈی شہر	۳	کل خدام جو شامل ہوئے = ۱۷۰	

گذشتہ اور گذشتہ سے پیوستہ سال مجالس کی نمائندگی کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

	کل مجالس	کل خدام	ربوہ سے	بیرونی مجالس سے	امتحان میں شامل
۱۹۶۷ء	۳۰	۱۰۱	۳۰	۷۱	۶۵
۱۹۶۶ء	۴۱	۱۱۳	۹	۱۰۴	۷۶

انتظامیہ کمیٹی

مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق تربیتی کلاس کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ خاکسار کو اس کا صدر مقرر کیا گیا۔ دیگر ممبران کمیٹی حسب ذیل تھے۔

مکرم سردار مقبول احمد صاحب ذبیح (مہتمم مقامی) نائب صدر کمیٹی

مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب (مہتمم اطفال) منتظم برائے نمائندگی مجالس

مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر (مہتمم مجالس بیرون) مہتمم خوراک

مکرم عبد الرزاق صاحب (مہتمم ورزش جسمانی) منتظم رہائش، نظم و ضبط، ورزشی مقابلے۔

مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر (مہتمم تعلیم) منتظم تعلیمی پروگرام

افتتاحی اور اختتامی اجلاس میں ہنگامی امور کی سرانجام دہی کے لئے مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری (مہتمم صنعت و حرفت) کو بھی کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا۔

افتتاح سے قبل انتظامیہ کمیٹی کے چار اجلاس ہوئے جن میں کلاس کے جملہ انتظامات کو بہتر سے بہتر بنانے اور طریق کار پر غور و خوض کیا گیا۔ نیز کمیٹی کی سفارشات پر مندرجہ ذیل ناظمین تجویز کئے گئے:۔

مکرم عبدالغفار صاحب

مکرم حیدر علی صاحب ظفر

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک

مکرم شیخ عبدالخالق صاحب

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب

مکرم محمد دین صاحب ناز

مکرم اقبال احمد صاحب نجم

مکرم نسیم احمد صاحب

نمائندگی مجالس:۔

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مجلس نے کم از کم ایک صد مجالس کی نمائندگی اور کم از کم ایک صد پچاس خدام کی شمولیت کی ذمہ داری قبول کی۔ نمائندے بھجوانے کے لئے مجالس کے نام ایک عمومی سرکلر کے علاوہ دو صد منتخب مجالس کو ایک خاص سرکلر جاری کیا گیا۔ علاوہ ازیں تمام قائدین اضلاع کو اپنے اپنے ضلع سے ایک معین تعداد میں خدام بھجوانے کے لئے ایک سرکلر بھیجا گیا۔ اسی طرح گیارہ بار الفضل میں اعلان کروایا گیا۔ تاہم ابتداء میں ۸۴ مجالس کی طرف سے ۱۱۴ خدام پہنچ سکے۔ چونکہ یہ تعداد متوقع تعداد سے بہت کم تھی اس لئے مرکز کی طرف سے ضلع جھنگ۔ لائلپور، سرگودھا، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور گجرات کے قائدین اضلاع کی طرف مجوزہ نمائندگی پوری کرنے کی طرف فوری توجہ دلانے کی غرض سے دستی چٹھیاں بھجوائی گئیں۔ جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ اور متعلقہ قائدین کرام نے پوری ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے فوری توجہ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

افتتاحی اجلاس:۔

افتتاحی اجلاس ۲۶ شہادت بروز جمعہ بوقت ساڑھے پانچ بجے شام ایوانِ محمود میں شروع ہوا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو حبیب اللہ صاحب ربوہ ایکے از خدام تربیتی کلاس نے کی۔ بعد ازاں سیدنا حضرت اقدس کی اقتداء میں تمام حاضرین جلسہ نے کھڑے ہو کر عہد دوہرایا۔ حضور نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضرت اقدس کے ارشاد پر خاکسار نے رپورٹ پڑھی جس میں مجالس کی نمائندگی کی کیفیت۔ انتظامات اور مجوزہ پروگرام تربیتی کلاس کی تشکیل کا ذکر کیا گیا۔ آخر میں سیدنا حضرت اقدس نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

تربیتی کلاس کے پندرہ روز:۔

پروگرام کے مطابق اگلے روز تعلیمی اور ورزشی اسباق باقاعدگی سے شروع ہو گئے۔ خدام کی سہولت کے لئے تمام اسباق سائیکلوسٹائل کر کے خدام کو دیئے جاتے رہے۔ اس غرض کے لئے دفتر مرکزیہ کے عملہ نے بڑی مستعدی سے کام کیا اور عملہ کے دو کارکن مستقل طور پر تربیتی کلاس میں دفتری اوقات کے علاوہ خدمات بجالاتے رہے۔ خدام چار نمازیں ہال میں اور ایک نماز یعنی مغرب کی مسجد مبارک میں ادا کرتے

رہے۔ سیدنا حضور کا دست شفقت و محبت خدام کے سر پر رہا۔ اور حضور خدام کی تعلیمی و عملی نگرانی میں گہری دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے۔ ایکبار حضور نے مسجد مبارک میں بعد نماز رونق افروز ہو کر خدام سے تلاوت قرآن کریم سنی۔

دوسری بار حضرت اقدس نے فرمایا کہ درثمین میں سے اشعار پڑھ کر سنائے جائیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل خدام نے خوش الحانی سے پانچ پانچ اشعار پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

قیادت احمد، قصور۔ محمد داؤد، ربوہ۔ رفیق احمد چک سکندر۔ مبشر احمد کراچی۔ عبدالباری، کوئٹہ۔

تیسری بار حضور اقدس کے ارشاد پر خدام نے کلاس میں پڑھے ہوئے اسباق تقریر کی صورت میں سنائے جن خدام کو یہ شرف حاصل ہوا۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔ شبیر احمد، ربوہ۔ عبدالباری، کوئٹہ۔ نصیر احمد، ملتان۔ حبیب اللہ، ربوہ اور داؤد احمد، قمر آباد سندھ۔ ان میں سے اوّل آنے والے خادم کو سیدنا حضور نے تفسیر صغیر بطور انعام عطا فرمائی۔ انعام پانے والا یہ خوش قسمت نوجوان حبیب اللہ (ربوہ) تھا۔

اسی دوران میں حضور اقدس نے اس امر کی خواہش ظاہر فرمائی کہ تربیتی کلاس کے تمام خدام کے پاس تفسیر صغیر ہونی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضور نے یکصد روپیہ کی پیشکش فرمائی کہ دس ایسے مستحق خدام تیار کئے جائیں جو اپنی گرہ سے نصف قیمت دے سکتے ہوں تا بقیہ نصف قیمت حضور کے پیش کردہ عطیہ سے پوری کی جائے۔ چنانچہ ایسے دس خدام کو جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ حضور نے مسجد مبارک میں ہی بعد نماز اپنے دستِ مبارک سے اور اپنے دستخطوں کے ساتھ تفسیر صغیر تقسیم فرمائی

عبدالرشید شاہ کوٹ۔ محمد فاضل چک نمبر ۲۰ گجرات۔ عبدالماجد لائلپور۔ وسیم احمد جھنگ صدر۔ عنایت اللہ کرونڈی۔ داؤد احمد قمر آباد۔ قاضی انوار احمد راولپنڈی۔ شریف احمد لاٹھیانوالہ۔ صالح محمد خوشاب راشد محمود لائلپور۔

حضور نے مزید حوصلہ افزائی کے لئے بیس خدام کیلئے پانچ پانچ روپیہ کا عطیہ پیش فرمایا۔ اس شرط پر کہ وہ پندرہ پندرہ روپے ادا کر کے تفسیر صغیر حاصل کر سکیں چنانچہ ایسے بیس خدام کی بھی فہرست پیش کر دی گئی۔ اس کے بعد حضور نے تیسری پیشکش یکصد روپیہ کی چالیس خدام کے لئے فرمائی۔ اس عرصہ میں خاکسار کی تحریک پر مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر اور مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر علی الترتیب دوصد اور یکصد دس روپیہ کی اعانت برائے خرید تفسیر کبیر کر چکے تھے۔ چنانچہ چالیس مزید خدام کو بھی صرف نصف قیمت کی ادائیگی پر تفسیر صغیر کا ایک ایک نسخہ مہیا کیا گیا۔ اسی طرح چار مختلف اطراف سے دس دس روپے کا مزید عطیہ موصول ہونے پر چار اور خدام کے لئے نصف قیمت کی ادائیگی پر تفسیر صغیر حاصل کرنے کا موقعہ پیدا ہو گیا۔ اب چونکہ صرف پچاس ایسے خدام رہ گئے تھے جن کے پاس تفسیر صغیر نہیں تھی، اس لئے سیدنا حضرت اقدس نے اختتام کے روز ان کے لئے بھی ایک صد پچیس روپیہ کی ایک چوتھی

پیشکش فرما کر جزوی اعانت فرما دی۔ چونکہ اب وقت تنگ رہ گیا تھا اور خدام کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ بقیہ قیمت ادا کر کے تفسیر صغیر خرید کر ساتھ لے جا سکیں اس لئے ان مجالس کو جن سے وہ آئے تھے تحریک کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے تمام خدام کی جزوی یا کلی امداد کر کے سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کو عملی جامہ پہنانے میں ان کا ہاتھ بٹائیں اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت اقدس کو اور ان تمام معطی حضرات کو جنہوں نے اس سلسلہ میں اعانت فرمائی ہے جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

اصلاح وارشاد:۔

اس بار بھی حسب سابق خدام کے لئے اصلاح و ارشاد کا عملی پروگرام ایک دن رکھا گیا تھا۔ ادارہ وقف جدید نے اس غرض کے لئے اپنے معلمین دیئے جن کی معیت میں خدام کے نو گروپ ربوہ کے آس پاس کے دیہی علاقوں میں گئے اور اپنی بساط کے مطابق پیغام حق پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہمارے نونہال اس دن ایک خاص خوشی اور جوش محسوس کر رہے تھے۔ ان کے چہرے کھلے ہوئے تھے اس کیفیت کو دیکھ کر جس نے بھی انہیں دیکھا فرط مسرت سے اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔

وقار عمل:

خدام نے دو بار اجتماعی وقار عمل کیا۔ پہلا وقار عمل ۳۰ شہادت کو تین مساجد یعنی مسجد مبارک مسجد محمود اور مسجد گولبازار کی صفائی کے لئے منایا گیا۔ اور دوسرا ۶ ہجرت کو احاطہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صفائی پر مشتمل تھا۔ دونوں مواقع پر خدام نے قریباً ایک گھنٹہ صرف کیا۔

شبینہ پروگرام۔

روزانہ ۹ تا ۱۰ بجے شب ہونے والے شبینہ پروگرام میں مندرجہ ذیل ذیل علماء سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقریریں فرمائیں۔

(۱) پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔ "خلائی پرواز"

(۲) مولانا غلام باری صاحب سیف۔ "نوجوانان احمدیت کے کارنامے"

(۳) مولانا شیخ مبارک احمد صاحب۔ "مغرب اور اسلام"

(۴) مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ "غیر مبائعین کا موقف"

(۵) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ "اصلاح وارشاد کا طریق"

(۶) پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب۔ "عالمی سیاسی مسائل"

(۷) مولانا ابوالعطاء صاحب۔ "بلاد عربیہ میں احمدیت کی اشاعت"

(۸) سید عبدالحی صاحب۔ "حضرت مسیح موعود کی کتب کا تعارف"

(۹) مولانا محمد صادق صاحب۔ "جماعت احمدیہ کی قرآن کریم کی علمی وعملی خدمات"

(۱۰) پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب۔ "اسلامی معاشرتی آداب"

علاوہ ازیں مکرم قاضی عزیز احمد صاحب نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض وفات یافتہ بزرگان سلسلہ کے تقریری ریکارڈ سنوا کر اور جناب حافظ قدرت اللہ صاحب سابق امام مسجد ہالینڈ نے تبلیغی سلائیڈیں دکھا کر خدام کی روحانی غذا کا سامان بہم پہنچایا۔

خدام کی ہمہ وقت نگرانی کے لئے سہولت

بہم پہنچانے میں مکرم ملک رفیق احمد صاحب انچارج شعبہ حفاظت خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے پندرہ دن تک ماسٹر محمد شفیع صاحب زبیر کی خدمات تربیتی کلاس کے سپرد کئے رکھیں۔ اسی طرح مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے چارپائیوں اور نگرانی کے لئے خدام مہیا کر کے تربیتی کلاس کو کامیاب کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس۔

۱۰ ہجرت بروز جمعۃ المبارک اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی۔ تعلیمی امتحانات اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنیوالوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اور پھر اپنے ایمان افروز ارشادات اور نصائح سے نوازتے ہوئے دعا کے ساتھ اس پندرہ روزہ تربیتی کلاس کو اختتام تک پہنچایا۔

اختتام کی کارروائی (جو ایوانِ محمود میں سرانجام پائی) کے معاً بعد حاضرین طلبہ کی خدمت میں مشروبات پیش کئے گئے۔ اس تقریب میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ سابق صدران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ارکان مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ناظران اور وکلاء صاحبان کے علاوہ تربیتی کلاس کے تمام خدام نے شمولیت کی۔

تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات میں انعام پانیوالے

تلاوت قرآن کریم۔ اول۔ سید سلیم احمد — اوکاڑہ
دوم۔ حبیب اللہ — ربوہ
سوم محمد افضل — چک سکندر گجرات

تقریری مقابلہ۔ اول۔ محمد داؤد منیر — ربوہ
دوم۔ نصیر احمد منصور — ملتان چھاؤنی
سوم۔ عبدالحفیظ — پشاور

تعلیمی امتحانات۔

قرآن کریم۔ اول۔ عبدالباری — کوئٹہ
دوم۔ بشیر انجم اعوان — ربوہ
حدیث۔ اول۔ عبدالحفیظ — پشاور
دوم۔ منیر الحق انور — ربوہ
کلام۔ اول محمد صادق — ״
دوم نصیر احمد — ملتان چھاؤنی
عربی اول محمد انور حق ناصر — گنج مغلپورہ
دوم محمد منیر — شاہدرہ
ردّ عیسائیت اول مرزا ظفر اقبال — لائلپور
دوم محمد داؤد منیر — ربوہ
عام معلومات اول عبدالباری — کوئٹہ
دوم مغفور احمد قمر — ربوہ
فقہ اول نصیر احمد — ملتان چھاؤنی
دوم منیر الحق انور — ربوہ

مجموعی طور پر امتحان میں اول عبدالباری — کوئٹہ
״ ״ دوم نصیر احمد — ملتان

حسن کارکردگی سائقین اول محمد عباس بٹ — مردان
دوم محمد انور حق ناصر — گنج مغلپورہ
سوم راجہ محمد فاضل خلیل — گجرات

انفرادی لحاظ سے حسن کارکردگی میں پہلا انعام مبشر احمد باجوہ — کراچی

انفرادی لحاظ سے حسن کارکردگی میں:	دوسرا انعام	محمد وسیم احمد	جہلم
" "	تیسرا انعام	عبدالماجد	لائلپور

ورزشی مقابلہ جات۔

دوڑ ۱۱۰ گز	اوّل	رفیق احمد جاوید	لاہور
" "	دوم	بشیر انجم	ربوہ
دوڑ ۴۴۰ گز	اوّل	عبدالباری	کوئٹہ
" "	دوم	غفار احمد	سرگودھا
دوڑ ایک میل	اوّل	قاضی انوار احمد	راولپنڈی
" "	دوم	مظفر احمد	"
گولہ پھینکنا۔	اوّل	عبدالباری	کوئٹہ
" "	دوم	مبشر احمد باجوہ	کراچی
کلائی پکڑنا	اوّل	سید سلیم احمد	اوکاڑہ
"	دوم	مبارک احمد	سیالکوٹ (ربوہ کے)
لمبی چھلانگ	اوّل	عبدالباری	کوئٹہ
"	دوم	مبرور احمد	ربوہ
رنگ سنگل	اوّل	بشیر انجم	ربوہ
"	دوم	طاہر صدیقی	ربوہ
رنگ ڈبل	اوّل ٹیم	مبرور احمد + طاہر صدیقی	ربوہ
"	دوم ٹیم۔	حبیب اللہ منیر الحق انور	"
سپیشل انعام		مبشر احمد باجوہ	کراچی
انعام بہترین اتھلیٹ۔		سید منیر احمد	ربوہ

فلپائن کے سفارتخانے کی جانب سے

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے لئے اظہارِ تشکر

گذشتہ دنوں فلپائن میں ایک آتش فشاں پہاڑ کے لاوا اگلنے سے بہت نقصان ہوا۔ مجلس خدام الاحمد ملتان نے ایک خط کے ذریعہ پاکستان میں فلپائن کے سفیر سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ فلپائن کے سفیر کی جانب سے ایک سفارتی نمائندہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے نائب قائد مکرم اخوند ریاض احمد صاحب اکبر کے نام جو خط لکھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"جناب اکبر صاحب! آپ کے ۲۹ر اپریل ر ۲۹ر شہادت ۱۳۴۷ ہش) کے اس خط کا شکریہ جس میں فلپائن کے کوہ آتش فشاں مایون کے حادثہ سے متاثر لوگوں کے متعلق ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔

یہ امر پاکستان اور فلپائن کی دوستی کا مظہر ہے کہ آپ جیسے اچھے لوگ وقت کو صرف کر کے اور تکلیف اٹھا کر اس قسم کا خط لکھیں جس قسم کا خط مجھے آپ نے ارسال کیا ہے۔ آپ کے لئے میری بہترین تمنائیں! اور آپ کے لئے تمام کاموں میں کامیابی چاہتے ہوئے!

آپ کا مخلص ۔ ڈلجن ۔ ایف ۔ گمبوا

Deljin F. Gamboa

برائے سفیر فلپائن

چیرمین بنیادی جمہوریت کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کو سندِ خوشنودی:۔

علاقہ کے چیرمین بنیادی جمہوریت میاں نثار اے شیخ نے مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کو اس مجلس کے وقارِ عمل سے خوش ہو کر درج ذیل سندِ خوشنودی سے نوازا:۔　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سندِ خوشنودی:۔ مجھے یہ بیان کرتے ہوئے قلبی مسرت ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کے اراکین نے کمال تندہی اور محنت سے میرے حلقہ بنیادی جمہوریت میں صفائی کی مہم کو چلایا۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو خصوصاً نشتر میڈیکل کالج کے پڑھے لکھے باشعور طلباء کو کام کرتے دیکھ کر گونہ مسرت ہوئی۔ اگر نوجوانوں کی دیگر انجمنیں بھی اسی طرح کام شروع کر دیں تو بیشتر معاشرتی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور دیگر اہل محلہ کی طرف سے مجلس کا مشکور ہوں:

الوداعی پارٹی

مورخہ ۲۹/۳/۶۸ کو جماعت اور خدام الاحمدیہ بھکر کی طرف سے مکرم ملک نادر محمد صاحب کو بعد نماز عصر دعوت عصرانہ دی گئی۔ (مکرم ملک صاحب موصوف کا بھکر سے جوہرآباد تبادلہ ہوگیا ہے) ملک صاحب ہماری مجلس کے بہت ہی سرگرم خادم تھے۔ اور سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

عصرانہ کے فوراً بعد خدام کا اجلاس ہوا جس میں اطفال کے علاوہ انصار بھی شریک ہوئے۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے خدام کا عہد دوہرایا۔ اس اجلاس میں خاص طور پر محترم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بھکر کی تربیتی تقریر رکھی گئی تھی۔ انہوں نے خدام کو بہت سی نصائح فرمائیں اور خاص طور پر خدام پر زور دیا کہ وہ اپنا عہد یاد کریں۔ عہد زبانی یاد ہونے کی صورت میں وہ ہر لغزش سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے اپنی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر ؎

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو

پر ختم کی۔ یہ اجلاس آدھ گھنٹہ جاری رہا۔ اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

عبدالحمید
قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھکر

جلسہ یوم والدین

بتاریخ ۱۲/۴/۶۸ بروز جمعہ مسجد جماعت احمدیہ ترگڑی میں یوم والدین منایا گیا۔ ۳ اجلاس ہوئے۔ بعد نماز فجر۔ بعد نماز جمعہ اور بعد نماز مغرب۔ اطفال کے تلاوت، نظم، بیت بازی، تقاریر، مکالمہ اور عام دینی معلومات کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جمعہ کے اجلاس میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر، مکرم ملک محمد الدین صاحب اور خاکسار محمد افضل منیر نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقاریر کیں۔ کامیاب اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(محمد افضل منیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی)

خدام کی توجّہ کے لئے

بعض مجالس خدام الاحمدیہ سے شکایت موصول ہوئی ہے کہ بعض خدام۔ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کو دوسرے چندہ جات کی طرح ضروری نہیں سمجھتے ایسے خدام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی قائم کی ہوئی ہے اور اس تنظیم کے جملہ چندہ جات حضور خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عائد کئے گئے ہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ایسے ہی ضروری ہیں جیسے دیگر جماعتی چندہ جات۔ خدام حضرات کا فرض ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات ادا کرکے مجلس کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ممد ثابت ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

عَلَم انعامی حاصل کرنیوالی مجلس کی مساعی

سالانہ کارگذاری کا مختصر جائزہ

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور سال ۶۷-۱۹۶۶ء میں حسن کارکردگی کے اعتبار سے پاکستان کی سب مجالس میں اوّل آئی تھی۔ اس امتیاز کی بناء پر مجلس لائلپور کو خلافت جوبلی علم انعامی کا حقدار قرار دیا گیا۔

ذیل میں مجلس لائلپور کی سالانہ کارکردگی کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے جس کا مطالعہ دیگر مجالس کے لئے مسابقت کی روح کو بیدار کرنے کے سلسلے میں مفید ثابت ہوگا۔ (ادارہ)

شعبہ اعتماد:۔

سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے ناظمین نامزد کر کے اور زعماء حلقہ جات کا انتخاب کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کی گئی۔ دوران سال مجلس عاملہ کے پچاس اجلاس منعقد ہوئے، ناظمین و زعماء حلقہ جات نے اس میں شرکت کی۔ فیصلہ جات کا مکمل ریکارڈ رکھا گیا۔

مجلس عاملہ کے کل بارہ[۱۲] اجلاس ہوئے۔ جن میں مختلف موضوعات پر مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور، مکرم و محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مربی سلسلہ ضلع لائلپور، مکرم و محترم قریشی افتخار علی صاحب صدر مجلس موصیان لائلپور و مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن، مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت، مکرم راجہ ناصر احمد صاحب قائد ضلع لائلپور اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایم بی بی ایس نے خطاب فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

دوران سال دو صد پانچ[۲۰۵] خطوط موصول ہوئے اور دو صد پینتیس[۲۳۵] خطوط لکھے گئے۔ ماہانہ رپورٹیں معینہ تاریخ کے اندر مرکز کو پہنچائی جاتی رہیں۔

شعبہ تجنید:۔

دوران سال خدام کی تعداد دو صد پینتالیس[۲۴۵] سے بڑھ کر ۲۷۶ ہوگئی۔ تجنید فارم کے مطابق رجسٹر مکمل ہے مرکز سے آمدہ کوائف فارم تجنید تمام حلقہ جات سے پُر کروا کر مرکز کو ارسال کئے گئے۔ ان کوائف کا مقامی طور پر بھی ریکارڈ رکھا گیا۔

شعبہ تربیت:۔

مجلس لائلپور تنظیمی لحاظ سے سولہ[۱۶] مختلف حلقہ جات میں منقسم ہے جہاں پر اکثر نماز قائم ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ مختلف حلقہ جات میں اکتالیس بار
نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ اور انفرادی طور پر تین سو
اٹھائیس بار (۳۲۸) خدام نے نماز تہجد ادا کی۔ ایک سو
چودہ (۱۱۴) تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ دوران
سال نو سو پچیس (۹۲۵) تربیتی سرکلرز سائیکلوسٹائل
کر کے خدام اور دیگر احباب میں تقسیم کئے گئے۔ ماہِ اگست
میں ۳۷ (سینتیس) خدام نے ربوہ جا کر حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا
شرف حاصل کیا۔ اور آپ کی قیمتی نصائح سے مستفیض
ہوئے۔ ۳۴۳ خدام کو لغو باتوں۔ سینما بینی اور تمباکو نوشی
سے منع کیا گیا۔ تینتیس (۳۳) خدام نے ٹوپی پہننی شروع کر دی
اور تیرہ (۱۳) احباب نے سگریٹ نوشی چھوڑ دی۔ آپس
میں پیار اور محبت بڑھانے کے لئے اٹھاون (۵۸) مرتبہ کلوا
جمیعًا کا اہتمام کیا گیا۔

شعبہ اصلاح و ارشاد:-

دورانِ سال مجموعی طور پر ۳۷۴ خدام نے ۲۴۹۴
گھنٹے تبلیغ کے لئے صرف کئے۔ اور گیارہ خدام نے کم از
کم ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ ۲۸۷۸ پمفلٹ
اور ۶۲ کتب غیر از جماعت احباب میں تقسیم کی گئیں۔ نیز
۱۰۰ عدد کتب "امید کا پیغام" اور ۵۰ نسخے ٹیچنگ آف اسلام
"Teaching of Islam" کے غیر از جماعت
میں مجلس کی طرف سے خرید کر تقسیم کئے گئے۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی ۵۷ عدد کتب کارونیشن لائبریری لائلپور
میں رکھوائی گئیں۔ ایک تبلیغی پارٹی منعقد کی گئی جس
میں ۲۵ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ نیز ۳۱ غیر از جماعت
احباب کو ربوہ لے جا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات
کروائی گئی۔ دورانِ سال مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور نے
چھ بیعتیں بھی کروائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲
خدام کو تحریک وقف عارضی پر جانے کی توفیق ملی۔ ۱۸۷۵
غیر از جماعت احباب کے پتہ جات برائے ترسیل لٹریچر
اکٹھے کئے گئے۔ ۳۵ غیر از جماعت احباب کو جلسہ سالانہ
ربوہ پر لیجایا گیا۔

شعبہ تعلیم:-

دورانِ سال ۱۹ خدام قرآن کریم ناظرہ۔ ۲۱
خدام قرآن کریم باترجمہ اور ۱۵ خدام نماز باترجمہ سیکھتے
رہے۔ حلقہ جات میں درس قرآن کریم اور درسِ کتب
حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری رہا۔ حلقہ جات میں
لائبریریاں قائم ہیں۔ اس سال ۱۰۶۴ کتب کا اضافہ
ہوا۔ اور کل ۱۸۸۱ کتب جاری ہوئیں۔ مقامی طور پر چھ
امتحانات خدام سے لئے گئے۔ مرکزی امتحانات مبتدی
میں ۲۲ خدام اور مقتصد میں ۷ خدام شریک ہوئے۔ مجلس
خدام الاحمدیہ لائلپور کی تربیتی کلاس ۲۲ تا ۲۴ ستمبر منعقد
ہوئی۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے
بھی شرکت کی۔ اور تقاریر سے مستفیض ہوئے۔ ماہِ رمضان
میں خدام نے قرآن کریم کا دَور مکمل کیا۔ اور ان کے نام
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا بھیجے
گئے۔ اختلافی مسائل کی تیاری کے سلسلہ میں ایک سرکلر
"تین مسائل مع دلائل" سائیکلوسٹائل کروا کر ۵۰۰ کی
تعداد میں خدام میں تقسیم کیا گیا۔ مرکزی تربیتی کلاس
جو ربوہ میں ۲۸/۶/۶۷ سے ۳/۷/۶۷ تک منعقد ہوئی ۲۵ طلباء

شریک ہوئے اور ۱۳ خدام نے اسناد حاصل کیں۔ تعلیم القرآن کلاس مرکزیہ میں چار خدام نے شرکت کی۔ بین المجالس تقریری مقابلہ جو ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس میں لائلپور کے دو خدام شامل ہوئے۔ اور ہر دو نے سپیشل انعام حاصل کیا۔ مرکز کی تحریک پر ایک مقالہ بر موضوع "مصر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن" مرکز کو بھیجا گیا۔ بزمِ حسنِ بیان کے تحت دو اجلاس منعقد ہوئے اور اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔

شعبہ خدمتِ خلق:۔

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے بلا امتیاز مذہب و ملت چھوٹے بڑے کی خدمت میں کوشاں رہی۔ پانچ حلقہ جات میں ابتدائی طبی امداد کے مراکز قائم ہیں۔ جہاں غریب اور مستحق احباب کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ دورانِ سال ۶۴۰۳ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ۱۸۱۷ غرباء کی ۲۱-۳۹۹۱ روپے سے امداد کی گئی۔ ۴۳ مریضوں کے لئے ہسپتال میں کھانا پہنچایا گیا ۴۵۳۱ مریضوں کے گھروں پر اور ۲۴۶ مریضوں کی ہسپتال میں جا کر عیادت کی گئی۔ ۳۱ بیکار افراد کو ملازمت دلائی گئی۔ ۳۳ مریضوں کو ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ آٹھ مختلف مالیت کے تعلیمی وظائف طلباء کو دیئے جاتے رہے۔ -/۲۳۲ روپے سے طلباء کی امداد کی گئی۔ ۱۲۳۲ ٹیکے مفت لگوائے گئے۔ اور ۲۹ مریضوں کے گھروں میں جا کر بلا فیس علاج کیا گیا۔ -/۴۹۴ روپے کی ادویات مستحق مریضوں کو لیکر دی گئیں۔ چھ بوتل خون مفت مہیا کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۹۶ خدام نے اڈہ لاریاں اور ریلوے سٹیشن لائلپور پر نیز ربوہ میں خدمتِ خلق کے تحت ڈیوٹی دی۔ ۲۶ مختلف قسم کے پارچات اور -/۱۸۸ روپے مرکز کی تحریک پر ربوہ ارسال کئے گئے۔ ۹۹ پارچات اور مبلغ -/۵۰ روپے مقامی طور پر تقسیم کئے گئے۔ نیز محترم صدر صاحب کے ارشاد کے مطابق ۵۰ عدد لحاف کے لئے کپڑا اور روئی خریدی گئی۔ اس میں سے ۱۰ عدد لحاف مجلس نے اپنے خرچ پر تیار کر کے مرکز کو بھجوائے۔ -/۴۹۲۲ روپے بطور قرضہ دیئے گئے۔ ۵۰ من نمک مالیتی -/۴۷۵ روپے مجلس کے ایک خادم نے اپنی طرف سے خرید کر جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ بھجوایا۔ ۳۷۰ افراد کو ٹائیفائیڈ سے بچاؤ کا ٹیکہ لگایا گیا۔ ایک خادم نے آٹھ دن وقف کر کے ۱۱۰ بوری گندم برائے جلسہ سالانہ سندھ سے خرید کر ربوہ بھجوائیں۔ ۳ عدد ٹرک خورونوش ایک خادم نے دو دن وقف کر کے ربوہ پہنچائے۔

شعبہ مال:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس کے بجٹ کا حصہ مرکز چندہ مجلس ۲۸۸۴/۰۰ روپے اور سالانہ اجتماع مبلغ -/۳۷۴ روپے سو فیصد مرکز میں ادا کر دیئے گئے بجٹ تعمیر (ایوان محمود) جو مبلغ -/۱۲۵۰ روپے تھا کے مقابل پر ۱۳۰۶/۲۲ روپے اس مد میں جمع کر لئے گئے۔ تعمیر ایوانِ محمود کے لئے -/۳۱۳ روپے کے پانچ نئے وعدہ جات حاصل کئے گئے۔ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ کے لئے مبلغ -/۲۰۰ روپے

امانت صدر فنڈ میں مبلغ -/۵۰ روپے۔ حج سکیم فنڈ میں مبلغ -/۴۰ روپے اور خدمتِ خلق فنڈ میں -/۱۸۸ روپے مرکز کو بھجوائے گئے۔

شعبہ تحریک جدید :۔

دورانِ سال کل ۲۴۹ خدام سے مبلغ -/۵۵۷۴ روپے کے وعدہ جات حاصل کئے گئے۔ جبکہ سال گذشتہ ۱۹۳ خدام کا مبلغ ۴۷/۳۹۶۲ روپے کا وعدہ تھا۔

مارچ ۱۹۶۷ء ہفتہ تحریک جدید برائے حصول وعدہ جات منایا گیا۔ جس میں ۹۴ خدام سے مبلغ ۴۷/۳۴۴۴ روپے کے نئے وعدہ جات حاصل کئے گئے۔ ماہِ اگست میں ہفتہ وصولی منایا گیا جس میں حلقہ جات کے دورے کر کے احباب سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ ہفتہ ۵۰/۱۶۷۰ روپے کی وصولی ہوئی۔ نیز -/۱۷۵ روپے کے نئے وعدہ جات بھی لئے گئے۔

شعبہ وقارِ عمل :۔

دورانِ سال چھ بار اجتماعی وقارِ عمل منایا گیا۔ جس میں مسجد فضل کی صفائی۔ ۴۲۳ فٹ لمبی اور ۱۸ فٹ چوڑی سڑک کی مرمت کی گئی۔ حلقہ جات میں ۱۴ اجتماعی وقارِ عمل منائے گئے۔ سائیکل سٹینڈ پر ۴۰ خدام اور ۲۲ اطفال نے کل ۱۲۹ گھنٹے ڈیوٹی دی اور سائیکل سٹینڈ سے مبلغ ۲۵/۲۳۰ روپے کی آمد ہوئی۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام نے اپنے ہاتھ سے خیمہ جات تیار کئے۔ ایک خیمہ تمام مجالس میں سے اوّل قرار دیا گیا۔ نیز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر کمپنی باغ میں قناتیں لگانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

شعبہ صنعت و تجارت :۔

مجلس کے ۸۳ خدام صنعت و تجارت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجلس میں مندرجہ ذیل پیشے سکھانے کا انتظام موجود ہے۔ (۱) ڈسپنسنگ (۲) جلد سازی (۳) الیکٹرک وائرنگ (۴) صابن سازی (۵) شربت سازی (۶) تنکوں سے تصاویر بنانا۔ (۷) ابری بنانا (۸) قطعات لکھنا (۹) پینٹنگ۔

بجلی سے متعلق تمام معلومات سکھانے کیلئے ایک کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جو آٹھ یوم تک جاری رہی۔ مرکزی سالانہ اجتماع پر مجلس لائلپور صنعتی نمائش میں اول قرار پائی۔ چوبیس خدام زائد پیشے سیکھتے رہے۔ اور دس خدام نے اپنے پیشے دوسروں کو مفت سکھائے۔ نیز خدام کو جلد سازی۔ ٹماٹر کی چٹنی اور صابن سازی کی عملی تربیت دی گئی۔ ۲۲ کتب احادیث الاخلاق فروخت کر کے رقم مرکز کو بھجوائی گئی۔

شعبہ صحتِ جسمانی :۔

مجلس کے زیرِ اہتمام مختلف ورزشی کھیلوں کا انتظام ہے۔ مبلغ ۳۷/۴۰ روپے کا سامان کھلاڑیوں کو خرید کر دیا گیا۔ مرکزی ہدایت کے مطابق دورانِ سال ایک مرتبہ ہفتہ صفائی منایا گیا۔ مبلغ -/۲۲ روپے کی مکھی مار دوائی (Tugon) حلقہ جات میں تقسیم کی گئی۔ خدام کے ماہانہ اجلاس میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لائلپور نے صحتِ جسمانی کے برقرار رکھنے کے متعلق نہایت مفید معلومات پر مشتمل تقریر فرمائی۔ نیز ۴۹۵ کی تعداد میں سرکلر بابت

ہفتہ صفائی تقسیم کئے گئے۔ ۱۵ خدام کا طبی معائنہ کروایا گیا۔ مجلس کے خدام نے دورانِ سال ۷ انٹ بال میچ کھیلے۔ مجلس کے گیارہ خدام نے "آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ" پر ربوہ جا کر ٹکٹ چیکنگ کی ڈیوٹی دی۔ نیز مبلغ -/۲۰۰ روپے مجلس کی طرف سے اس ٹورنامنٹ کے لئے مرکز میں جمع کرائے گئے۔ نہر کے پل پر یوم استقلال منایا گیا جس میں ۶۰ خدام اور ۱۸ اطفال نے حصّہ لیا۔

شعبہ اشاعت:۔

مختلف مواقع پر مجلس اور جماعت کے سرکلرز اور پروگرام وغیرہ ۵۲۹۰ کی تعداد میں سائیکلو سٹائل کئے گئے۔ ۵ غیر از جماعت احباب کے نام اپنے خرچ پر روزنامہ الفضل جاری کروایا گیا۔ عزیزم شاہد احمد مرحوم ابن ڈاکٹر محمد طفیل صاحب کی وفات پر ان کی سیرت کے متعلق ایک مضمون "الفضل" میں شائع کروایا گیا۔ نیز سالانہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور منعقدہ ۲۳ تا ۲۵ ستمبر ۱۹۶۷ء کی رپورٹ ماہنامہ خالد میں شائع کروائی گئی۔

شعبہ عمومی:۔

دس مختلف اہم رپورٹیں مکرم و محترم صدر صاحب کی خدمت میں دستی پہنچائی گئیں۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو غیر از جماعت لکھنے والوں کے چار عدد مطلوبہ ٹریکٹ بھجوائے گئے۔ مجلس عاملہ ۶۵-۶۶ کا گروپ فوٹو اتروایا گیا۔ علاوہ یوم خلافت کے موقع پر بیرونی جماعتوں سے تشریف لانے والے احباب کو محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق خدام نے کھانا تیار کر کے کھلایا۔

(رپورٹ مرتب کردہ مکرم عمر دراز صاحب تنویر نامہ نگار خصوصی خالد مقیم لائل پور)

احمدی والدین سے التماس

تین قابلِ توجہ اُمور

۱۔ اپنے بچوں کو باقاعدہ مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل فرمائیں۔

۲۔ مرکز کے مقرر کردہ کورس "کامیابی کی راہیں" کے امتحانات میں انہیں شامل فرمائیں۔

۳۔ اپنے بچوں کے نام رسالہ "تشحیذ الاذہان" لگوائیں۔

اس طرح آپ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں گے اور وہ بڑے ہو کر احمدیت کے حقیقی ستون ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ اس کیلئے امسال حسب ذیل عنوان تجویز کیا گیا ہے۔

"فلسطین حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں از روئے قرآن مجید"

یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

اوّل ۔ دوم اور سوم آنیوالے خدام کو بالترتیب -/۴۵ روپے ، -/۲۰ روپے اور -/۱۵ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۶۸ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔

خدام کو اس علمی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور شریک ہو۔ مقالہ جات ۲۵ ستمبر ۱۹۶۸ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جا سکتے ہیں :

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ "خالد" کے خصوصی نامہ نگار

مجالس کیلئے ایک ضروری اعلان

مجالس کی قابلِ ذکر کارگذاری کی مناسب اشاعت اور ماہنامہ خالد میں خدام الاحمدیہ کے صفحات کو دلچسپ اور جاذب توجہ بنانے کیلئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ مختلف مجالس اپنے ہاں کسی اہلِ قلم خادم کو خالد کا خصوصی نامہ نگار تجویز کر کے منظوری حاصل کریں۔ یہ خادم اپنی مجلس کی مختلف تقاریب اور کارگذاری کے قابلِ ذکر حصوں کو دلچسپ انداز میں لکھ کر مرکز میں ارسال کریگا۔ اس طریق سے مجالس کی کارگذاری بہتر طور پر اشاعت پذیر ہو سکے گی۔ سب مجالس کو خالد کے ایسے خصوصی نامہ نگار مقرر کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

خالد کے ان خصوصی نامہ نگار خدام کی محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ سے منظوری حاصل کی جا چکی ہے۔

۱- مکرم اخوند ریاض احمد صاحب ۔ ملتان

۲- مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ۔ میرپور آزاد کشمیر

۳- مکرم عمر دراز صاحب تنویر ۔ لائل پور

۴- مکرم مرزا نثار احمد صاحب ۔ سرگودھا

۵- مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری ۔ کراچی

۶- مکرم ملک عبدالعزیز صاحب ۔ ربوہ

۷- مکرم نصیر احمد صاحب تنویر ۔ ماڈل ٹاؤن نیچے حافظ آباد

۸- مکرم بشیر الدین صاحب سامی ۔ پشاور

۹- مکرم عبدالمالک صاحب ۔ مغلپورہ ۔ لاہور